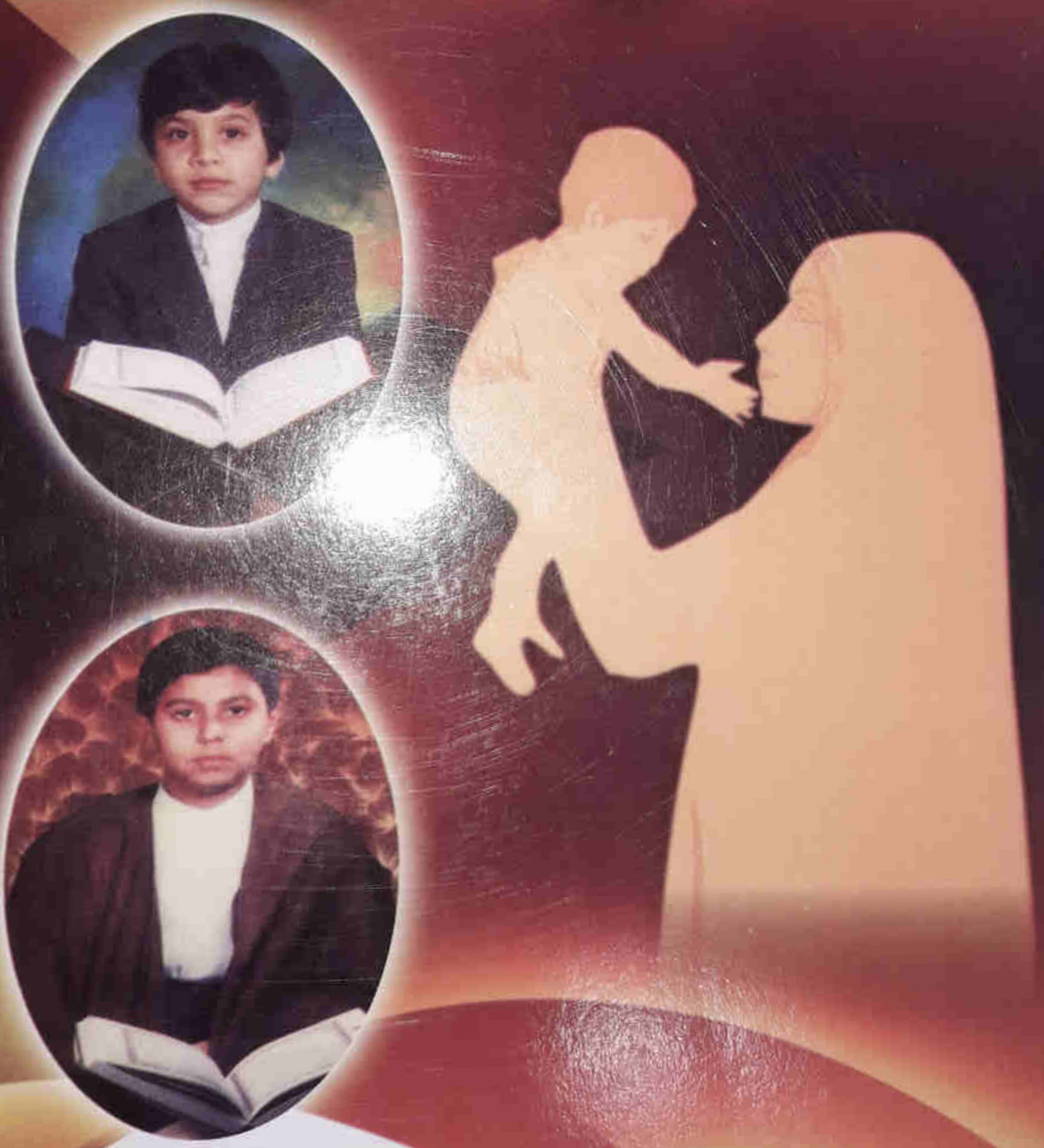
مع اضافہ

مثالی ماں



حسن علی بک ڈپو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مثالی ماں

ترجمہ واضافہ:

سیدہ صالحہ تقوی (جامعۃ الزہرا قم، ایران)

قال المعصوم علیہ السلام: السعیدُ سعیدٌ فی بطن اُمّہ، والشقی شَقِیٌّ فی بطنِ اُمّہ.
ماں کے شکم سے انسان نیک یا بد بنتا ہے۔

ملنے کا پتہ

محمد علی بک ڈپو

زہرا گارڈن دوکان نمبر ۲، نزد محفل شاہ خراسان، بریٹو روڈ، سولجر بازار نمبر ۳، کراچی

Ph: 021-32242991, Cell: 0300-2985928

کتاب	:	مثالی ماں
ترجمہ واضافہ	:	سیدہ صالحہ تقوی
طبع سوم	:	دسمبر ۲۰۰۶
تصحیح	:	سید فیضیاب علی
کمپوزنگ/ڈیزائننگ	:	جیوانی پریس 0300-2343346

بانی ادارہ

مرحوم سجاد حسین جیوانی (حسن علی بک ڈپو) کراچی

ناشر

حَسَنْ عَلِی بُکْ ڈِپُو، کراچی

فہرست

مقدمہ	۵
عرضِ مؤلفہ	۷
ماں	۹
پہلا مرحلہ: شائستہ عورت کا انتخاب	۱۱
دوسرا مرحلہ: ایام حمل میں بچے کی تربیت	۱۲
تیسرا مرحلہ: شکرِ خدائے تعالیٰ	۱۳
چوتھا مرحلہ: بچے کی غذا	۱۵
پانچواں مرحلہ: بچپن کا زمانہ	۱۷
چھٹا مرحلہ: بچے کی تربیت	۱۹
اولاد کی تربیت کے لیے چالیس (۴۰) اخلاقی اور عبادتی نکات	۲۲
پہلے مہینے میں	۲۷
دوسرے مہینے میں	۲۷
تیسرے مہینے میں	۲۸
چوتھے مہینے میں	۲۸
پانچویں مہینے میں	۲۹
چھٹے مہینے میں	۲۹
ساتویں مہینے میں	۲۹
آٹھویں مہینے میں	۳۰

نویں مہینے میں	۳۰
کچھ اہم نکات	۳۱
ایامِ حمل میں عبادت اور غذا کا نصاب	۳۱
روزانہ کا پروگرام	۳۲
دورانِ حمل کی کے ہدایت	۳۳
فارغ ہونے (نارمل ڈلیوری) کے بعد کی مختصر ہدایات	۳۵
آپریشن کیس کیلئے ہدایت	۳۶
پھل اور ان کے اثرات	۳۶
حمل ٹھہرنے کے لئے دُعا	۳۷
عورت کا حمل محفوظ رہنے اور بچہ کی پیدائش میں آسانی کے لئے دعائیں	۳۸
طلب فرزند کے لئے دعائیں	۴۵
لڑکے کی خواہش کے لئے دعا	۵۱
نیک وصالح فرزند کے لئے دعا	۵۳
بچوں کے نام رکھنے کے آداب	۵۴
بچہ کی تربیت اور دودھ پلانے کے آداب	۵۷
بچوں کا نیند میں پیشاب یا ڈر جانے کی بیماری دور کرنے کی دعا	۶۲
بچوں سے دودھ چھٹائی کی دعا	۶۳
بچے کو ذہین اور ہوشیار بنانے کی دعا	۶۴

مقدمہ

امام رضاؑ فرماتے ہیں:

بِرُّوا اَوْلَادِکُمْ وَاَحْسِنُوا اِلَیْھِمْ فَاِنَّھُمْ یَظُنُّونَ اَنَّکُمْ تَرْزُقُوْنَھُمْ

ترجمہ: اپنی اولادوں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آؤ اور انکے ساتھ نیکی کرو کیونکہ وہ گمان کرتے ہیں کہ تم انہیں رزق دیتے ہو (بحار الانوار ج ۴۷، ص ۷۷)

ہدایت بشر ایک ایسا ضروری امر ہے کہ خداوند متعال نے انسان کی خلقت سے پہلے ہادی اور رہنما کا انتظام فرمایا تاکہ لحہ بھر کے لیے بھی کوئی ہدایت سے دور نہ رہ پائے۔ یہ ہدایت کبھی باطنی ہادی (عقل) سے انجام پاتی ہے اور کبھی ظاہری ہادی سے جو انبیاء اور ائمہ علیہم السلام کی صورت میں ہیں۔ اس بات سے کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ خود انسان میں بھی وہ راہ ہموار ہونی چاہیے کہ جس کی بنا پر وہ اس ہدایت کو سچائی سے قبول کرے۔ ماں تربیت کے مرحلے میں وہ اوّلین درسگاہ ہے کہ وہ معاشرے کو اچھے انسان عطا کرسکتی ہے۔ اگر ائمہ کی مثال لیں تو جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا نے جناب زینبؑ، امام حسنؑ اور امام حسینؑ جیسی شخصیات عطا کیں اور ہمارے بزرگ علماء کرام نے بھی اس بات کا اعتراف کیا کہ ماں ہی کی تربیت اور کاوشوں کی وجہ سے وہ اس رتبہ تک پہنچے، آقائے مقدس اردبیلی، سید مرتضیٰ، سید رضی، آقائے خمینی اور انکے علاوہ جدید دور کے دو ننھے پھول حافظِ قران سید محمد حسین طباطبائی اور آقائے صادق وزیری نے ماں ہی کو اپنی کامیاب زندگی کا کریڈٹ دیا ہے۔

ہم سب کی بھی یہ خواہش ہے کہ ہمارے بچے بھی ان دو بچوں کی طرح قران کی خدمت کریں مگر کس طرح؟ اسلامی روایات اور علماء کی رہنمائی کے ذریعے اس کتابچے میں اس سوال کا جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے آپ ماؤں سے درخواست ہے کہ اس پر کاملاً عمل کر کے معاشرے کو امام زمانہ (عج) کے حقیقی سپاہی عطا کریں۔

والسلام

مرکز علم و عمل

شعبہ خواتین

بسمہ تعالیٰ

عرض مؤلفہ

الحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علیٰ محمد و آلہ الطاہرین المعصومین علیہم السلام۔

کتاب حاضر ''مثالی ماں'' جو کہ ایک مختصر فارسی مقالہ کا ترجمہ و اضافہ ہے جو کہ ایک خواہر عزیز کے اصرار پر کیا کیونکہ اس کی ضرورت بھی تھی لیکن اس کا عنوان ''مثالی ماں'' جس لحاظ سے دیا گیا اس میں تشنگی پائی جاتی تھی جس کا اظہار بھی کیا گیا اور وہ بالکل بجا تھا۔

جب مجھے ''مثالی ماں'' کے عنوان سے یہ کتاب ''قم المقدسہ'' بھیجی گئی تو اندازہ نہ تھا کہ اتنے اچھے عنوان اور سرورق کے ساتھ چھپے گی کیونکہ میرے پاس تو وہی مقالہ تھا جس کا میں نے ترجمہ کیا اور اس میں کچھ اضافے کئے تھے، حسن علی بک ڈپو اور مولانا ارتضی رضوی صاحب کی ممنون و متشکر ہوں کہ انہوں نے چھپوا کر ہر گھر کی ضرورت کو پورا کرنے میں مدد فراہم کی، کیونکہ ان مخصوص ایام میں خواتین کی اتنی ہمت نہیں ہوتی کہ موٹی یا بھاری کتابوں کا مطالعہ کریں لہٰذا اختصار کے ساتھ ''مثالی ماں'' بننے کے لیے اس کتاب میں اضافہ کر رہے ہیں اور آخر میں اپنی بہنوں سے یہی گزارش ہے کہ جب اس کتاب کے ان موضوعات کا جس میں ''غذائی پروگرام''

شامل ہے مطالعہ کریں تو شروع کے صفحات جو اس میں شامل کیے جارہے ہیں ان پر بھی توجہ دیں تا کہ حقیقت میں ''مثالی ماں'' بن سکیں۔

خداوند کریم بحقِ محمدؐ وآلِ محمدؐ ہم سب کو اپنی ذمہ داریوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

سیّدہ صالحہ تقوی
(جامعۃ الزہرا قم)
مسجد باب العلم نارتھ ناظم آباد، کراچی

بسمہ تعالیٰ

اَلْحَمْدُ لِاَهْلِهٖ وَالصَّلوٰةُ عَلٰی اَهْلِهَا

ماں

لفظ ''ماں'' میں لطافت اور پاکیزگی کی ایک دنیا پوشیدہ ہے یہی وجہ ہے کہ اس لفظ کے سنتے ہی مہر و وفا کا ایک سمندر نگاہ تصور میں موج زن ہو جاتا ہے۔

انسان کی پیدائش میں اگرچہ ماں باپ دونوں ہی وسیلہ ہوتے ہیں لیکن اس میں ماں کا حصہ زیادہ ہے اسی لیے خالقِ دوجہاں نے سورہ بنی اسرائیل میں ماں باپ کے ادب واحترام کا یوں حکم دیا ہے۔

وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ط اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا (۲۳) وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا۔ (سورۂ بنی اسرائیل ۲۳،۲۴)

ترجمہ: ''اور تمہارے پروردگار کا حتمی فیصلہ ہے کہ اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنا، اگر تمہارے سامنے دونوں میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو (ان کی کسی بات پر) اف نہ کہنا۔ اِن کو نہ جھڑکنا ان سے شائستہ (طریقے سے) بات کرنا اور ان کے سامنے اپنے بازوؤں کو اطاعت کے ساتھ انکساری سے جھکائے رکھنا اور (خداوند عالم سے) دعا کرنا! اے پالنے والے اِن دونوں پر رحم فرما جس طرح انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی''۔

اور سورۂ لقمان میں تو ماں کا ذکر خاص طور پر کیا گیا ہے۔

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ط حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ ط إِلَيَّ الْمَصِيرُ (سورۂ لقمان آیت ۱۴)

ترجمہ: ''اور ہم نے انسانوں کو اس کے ماں باپ کے بارے میں وصیت کی اس کی ماں نے سختیوں اور رنجشیں جھیل کر اس کا بوجھ اُٹھایا اور دو سال تک اسے دودھ پلایا (اے انسان) میرا بھی شکر ادا کر اور اپنے ماں باپ کا بھی اور (تم سب کی) بازگشت میری ہی طرف ہے''۔

دین اسلام وہ واحد مکتب ہے جس نے عورت کو بحیثیت ''ماں، بہن، بیٹی، بیوی'' ہر روپ میں مقام بخشا ہے۔ قران کریم کا چوتھا ''سورہ نساء'' عورت کے ساتھ مخصوص کر دیا گیا۔ جس میں عورتوں کے حقوق کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ عورت ہی ہے کہ ایک ''مثالی ماں'' بن کر معاشرے کا مؤثر عضو ثابت ہوتی ہے۔

ہمارے تمام ائمہ علیہم السلام نے بھی عورت کے حقوق کے بارے میں تاکید فرمائی اور معصومین علیہم السلام میں حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کی ذات کامل ہماری ماؤں، بہنوں سب کے لیے نمونۂ عمل ہے۔ حضور اکرمؐ نے تو بی بی فاطمہ سلام اللہ علیہا کی محبتوں اور رافتوں کی بناء پر ''اُمّ اَبِیھا'' کا لقب عطا کیا تھا آپؐ فرماتے ہیں ''جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔'' (الجنتہ تحت الاقدام الامھات)

پہلا مرحلہ:

شائستہ عورت کا انتخاب

ماں بننے سے پہلے عورت بیوی ہوتی ہے اور بیوی کے انتخاب میں مردوں کو چاہیے کہ مناسب اور شائستہ عورت کا انتخاب کریں۔ اکثر لوگوں کی خواہش ہوتی ہے کہ بیوی خوب صورت ہو، لیکن کیا یہ معیار درست ہے؟ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا:

ایاك وخضراء الدمن قال یارسول الله وما خضراء الدمن؟ قال المرأۃُ الحسناء فی منبت السوء"

ترجمہ: "اس پھول سے ہوشیار رہو جو گندی جگہ پر نکل آتا ہے۔ سوال کیا گیا یا رسول اللہ وہ پھول جو گندی جگہ پر نکل آتا ہے کون سا ہے؟ آپؐ نے فرمایا وہ خوب صورت عورت جو ایک پست اور برے گھرانے میں پیدا ہوئی ہو۔" (۱)

دین اسلام نے خبردار کیا کہ دیکھو ظاہری خوب صورتی سے دھوکہ نہ کھانا۔ ہاں اگر ظاہری خوبصورتی کے ساتھ باطنی اوصاف جیسے نیک سیرتی، خوش اخلاقی، دین داری بھی نمایاں ہوں تو صحیح ہے، ورنہ تمہارا معیار متقی و دیندار لڑکی ہو صرف خوبصورتی یا دولت مندی معیارِ ازدواج نہ ہو۔

چونکہ علمی اعتبار سے یہ بات ثابت ہے کہ جو صفات ماں باپ میں ہوں گی وہی صفات اولاد میں منتقل ہوتی ہیں خصوصاً ماں اگر دین دار ہو تو اولاد بھی دیندار بنے گی۔

۱۔ (الکافی جلد ۵، صفحہ ۳۳۲)

دوسرا مرحلہ:

ایام حمل میں بچے کی تربیت

شاید کچھ لوگوں کو اس بات پر تعجب ہو کہ بچے کی ولادت سے پہلے اس کی تربیت کا آغاز کیا معنیٰ رکھتا ہے۔ تو تواضح ہو کہ اسلام نے تربیت کے آغاز کا وقت، شادی کے ارادے، زن وشوہر کے تعلقات اور زمانہ حمل ہی کو قرار دیا ہے۔ جیسا کہ سرکارِ دوعالم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

"السَّعِيدُ سعيدٌ فِي بَطْنِ اُمِّهِ وَالشَّقِيُّ شَقِيٌّ فِي بَطْنِ اُمِّهِ۔

"ماں کے شکم سے انسان نیک یا بد بنتا ہے۔"

ماں کے سارے جسمانی اور نفسیاتی حالات بچے پر گہرا اثر ڈالتے ہیں کیونکہ بچہ بطن مادر میں اپنی ماں کے عضو کی حیثیت رکھتا ہے جس طرح ماں کے جسمانی حالات بچے پر اثر انداز ہوتے ہیں اسی طرح ماں کے افکار و اخلاق بھی بچے کی روح پر گہرا اثر ڈالتے ہیں۔

جہاں ہزاروں قسم کے حفاظتی اقدامات کا خیال رکھا جاتا ہے وہاں اس چیز کا بھی خیال رکھا جائے کہ ان ایّام میں ماں زیادہ تر قران اور ذکر الٰہی میں وقت گزارے، ماں کا قران و عبادت الٰہی سے مانوس ہونا بچے کو نیک اور سعادت مند بنادے گا، سائنس کے تجربات سے بھی یہ بات سامنے آئی ہے کہ بچہ بطن مادر ہی میں بہترین ذہانت کا مالک اور چاق و چوبند ہوتا ہے اور اسلام کی رو سے بھی یہ بات واضح ہے۔ پس شکم مادر میں بچے کی روحانی غذا کا خیال رکھا جائے اور ان دعاؤں کو جو

ائمہ علیہم السلام نے اس حالت میں بیان فرمائی ہیں پڑھا جائے، حاملہ خواتین کو چاہیے کہ حسد، کینہ، بدزبانی وغیرہ جیسے بداخلاق وکردار سے خصوصاً پرہیز کریں۔ ماں کا غم و غصہ، ہیجان وغیرہ یہ سب ناپسندیدہ صفتیں ہیں جو بچے میں آشکار ہوجاتی ہیں اسی طرح ماں کی ایمان و پرہیز گاری، دل کی پاکیزگی، حسن ظن، مہر ومحبت، خوش اخلاقی، اطمینان وسکون قلب، غرض ماں کی تمام اچھی اخلاقی صفات بچے کے اندر اچھا اثر مرتب کرتی ہیں اور یہی اخلاقِ مادر اسے سعادت مند بناتے ہیں۔

دوسری بڑی ذمہ داری ایک مثالی ماں کی یہ ہے کہ بچے کی جسمانی نشونما کے لیے اسے ان ایام میں پاک وصاف اور حلال غذا کی ضرورت ہے کیونکہ ماں کی حلال وپاکیزہ غذا ہی بچے کی غذا بنتی ہے، چنانچہ دھیان رہے کہ ماں زمانۂ حمل میں جو غذا کھا رہی ہے وہ حلال ہو۔

تیسرا مرحلہ:

شکرِ خدائے تعالیٰ

بچے کی پیدائش کے بعد والدین کی پہلی ذمہ داری بچہ کو بخوشی قبول کرنا ہے چاہے وہ بیٹا ہو یا بیٹی؟ کیونکہ بچہ (بیٹا ہو یا بیٹی) خدا کی امانت ہے بس جو بھی ہے اس سے محبت کرنا ہے اور اس کی تربیت کرنا ہے۔ مگر افسوس معاشرے میں اکثر وہی دور جاہلیت کا انداز نظر آتا ہے کہ بیٹا ہونے پر خوشی اور بیٹی ہونے پر افسردگی کا اظہار کیا جاتا ہے جبکہ یہ انسان کے بس سے باہر ہے جیسا کہ خداوند عالم فرماتا ہے۔

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا

وَيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾ (سورۃ شوریٰ آیت ۴۹،۵۰)

ترجمہ: بیشک آسمان و زمین کا اختیار صرف اللہ کے ہاتھوں میں ہے وہ جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بیٹے عطا کرتا ہے۔ یا پھر بیٹے اور بیٹیاں دونوں کو جمع کر دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بانجھ ہی بنا دیتا ہے یقیناوہ صاحبِ علم بھی ہے اور صاحبِ قدرت واختیار بھی ہے۔

اس کے علاوہ ہمارے ائمہ علیہم السلام نے بتایا کہ خداوند عالم سے صالح، سالم وتندرست اولاد کی دعا مانگو۔ حدیث میں آیا ہے کہ امام زین العابدینؑ کو جب اولاد ہونے کی خوش خبری دی گئی تو آپؑ نے فوراً فرمایا کہ وہ خلقت میں کامل ہوا ہے یا نہیں۔ پھر آپؑ خدا کا شکر ادا کرتے تھے کہ خدا کا شکر ہے کہ جس نے مجھے معیوب بچہ عطا نہ کیا۔"(۱)

جبکہ رسولؐ اللہ سے روایت ہے کہ...... "خوش قسمت ہے وہ عورت جس کی پہلی اولاد "بیٹی" ہو۔

اسی طرح فرماتے ہیں...... "بیٹے نعمت اور بیٹیاں رحمت ہیں۔ نعمت کا سوال کیا جائے گا اور نیکی کا ثواب دیا جائے گا۔"(۲)

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے...... "کتنی اچھی ہے بیٹی جو محبت کرنے والی اور انسان کی مونس و مددگار ہے۔"

۱۔ بحار الانوار جلد ۱۰۴، صفحہ ۱۲۳

۲۔ الکافی جلد ۶، صفحہ ۲

غرض کہ بیٹا ہو یا بیٹی، دونوں ہی اللہ کی عطا ہیں۔ انسان کو شکر بجالانا چاہیے اس لیے کہ معاشرے میں ایسے افراد بھی ہیں جو یہ دعا کرتے ہیں کہ خداوندا انہیں اولاد عطا کردے چاہے ایک بیٹی ہی کیوں نہ ہو۔

چوتھا مرحلہ:

بچے کی غذا

حضرت رسول اکرمؐ سے روایت ہے کہ..... ''جب بھی حرام غذا کسی کے شکم میں جاتی ہے تو تمام ملائکہ اور زمین آسمان اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں اور جب تک وہ لقمہ اس کے شکم میں رہتا ہے اللہ اس وقت تک اس پر نظرِ رحمت نہیں کرتا۔''(۱)

خداوند تبارک تعالیٰ سورۃ بقرہ آیت ۱۶۸ میں ارشاد فرماتا ہے:

يَآأَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا

اے انسانو! زمین میں جو کچھ بھی حلال وطیب ہے اسے استعمال کرو۔

لہٰذا ایک مثالی ماں کی ذمہ داری ہے کہ وہ جب بچے کو دودھ پلائے تو خود حلال اور پاکیزہ غذا تناول کرے۔ اگر ماں چاہتی ہے کہ اس کا بچہ پاک، سالم، نیک وصالح، باایمان اور ائمہ علیہم السلام کا چاہنے والا بنے تو اسے توجہ کرنا ہوگی کہ باوضو ہو کر بچے کو دودھ پلائے قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے۔ اس وقت جب بچہ دودھ پینے میں مشغول ہو اُسے ائمہ کے نام سنائے، کلمۂ توحید، صلوات اور قرآن کی آیات سنائے تاکہ بچہ بھی اس روحانی فضا سے فائدہ اُٹھائے اور اہل بیت کے نقش قدم پر چلے۔

۱۔ ثواب الاعمال صفحہ ۵۶۶

شیخ انصاری عالم تشیع کے بزرگ عالم دین گزرے ہیں لوگوں نے ان کی والدہ سے کہا سبحان اللہ کتنا بہترین بچہ آپ نے معاشرے کو دیا، والدہ نے جواب دیا کہ: ''مجھے اُمید تھی کہ میرا بچہ اس سے بھی زیادہ اچھا ہوتا کیونکہ میں نے ۲ سال تک اسے دودھ پلایا ہے اور کبھی بھی بغیر وضو کے دودھ نہیں پلایا حتیٰ کہ آدھی رات کو بھی بچہ بھوک سے روتا تو میں پہلے وضو کرتی بعد میں اُسے دودھ پلاتی تھی۔''

''بے شک جو ماں نماز شب کی پابند ہو، واجبات ادا کرتی ہو، محرمات سے دور ہو اس کے دودھ کی تاثیر ہی کیا ہوگی۔ اس عورت کے مقابلے میں جو بغیر وضو، بغیر نماز کے بچہ کو دودھ پلاتی ہے مثل اس کے ہے کہ وہ آگ ہے جو بچے کے منہ میں ڈال رہی ہے نہ دودھ''۔

اسی طرح مقدس اردبیلی کی والدہ سے سوال کیا گیا کہ آپ کے بیٹے کے بلند مقام کی کیا وجہ ہے؟ فرماتی ہیں کہ ''میں نے کبھی حرام غذا نہیں کھائی، ہمیشہ وضو کرکے بچے کو دودھ پلایا کبھی نامحرم کے سامنے بے حجاب نہیں گئی اِس کی طہارت کا ہمیشہ خیال رکھا۔''

یہی وجہ ہے کہ ہمارے ائمہؑ نے ہمیشہ افتخار کیا ہے کہ انہوں نے پاکیزہ دودھ پیا ہے۔ امام حسینؑ نے اپنی زندگی کے آخری دن روزِ عاشور کے خطبوں میں ایک خطبے میں صحیح تربیت کی اہمیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ''اللہ اور اس کے رسولؐ و مومنین کی پاک و پاکیزہ گودیں ہیں جنہوں نے ہماری پرورش کی ہے''۔ مزید فرماتے ہیں کہ: ''چونکہ میں نے پاکیزہ سینوں سے دودھ پیا ہے اور پاکیزہ صاحبِ عزت و شرف اور آزادگی کو وراثت میں حاصل کیا ہے اس لیے میں کسی قیمت

پر بھی زندہ رہنے کے لیے ذلت وخواری کا راستہ اختیار نہیں کرسکتا۔''

ماں کے دودھ پلانے کی اہمیت کتنی زیادہ ہے فقط ایک حدیث بیان کرتے ہیں، رسول اکرمؐ نے فرمایا:

لَیْسَ لِلصَّبِیِ لَبَنٌ خَیْرٌ مِّنَ اللبن اُمِّہ۔

ترجمہ: بچے کے لیے ماں کے دودھ سے بہتر کوئی دودھ نہیں ہے۔''(۱)

اسی طرح دودھ پلانے کے ثواب میں بہت روایات ملتی ہیں۔ اختصار کے ساتھ فقط ایک روایت بیان کرتے ہیں کہ امام صادقؑ نے فرمایا: ''جو ماں اپنے بچے کو دودھ پلاتی ہے وہ اس حال میں ''مجاہد فی سبیل اللہ'' کی طرح ہے اور اگر خدانخواستہ وہ اس حالت میں مرجائے تو شہید کی موت مرتی ہے''۔

پانچواں مرحلہ:

بچپن کا زمانہ

بچپن کا زمانہ زندگی گزارنے کے طریقے سمجھانے اور ذہن نشین کرانے کے لیے سب سے اچھا وقت ہے حتیٰ کہ وہ اپنے اطراف جو کچھ دیکھتا ہے اُسے جلدی سیکھ لیتا ہے اور اس کی نقل کرنے لگتا ہے۔

حضرت علیؑ نے اپنے فرزند امام حسن مجتبیٰؑ سے فرمایا:

''نوازئیدہ بچے کا دل ایسی زمین کی طرح ہے جو کاشت اور گھاس پھوس سے خالی ہو اور اس میں جو چیز بھی ڈالی جائے وہ اسے قبول کرلیتی ہو اس لیے میں نے آپ کے بچپن سے استفادہ کیا۔''

۱۔ مستدرک الوسائل جلد ۱۵ صفحہ ۱۵۴

ماں، باپ بچوں کی تربیت میں مؤثر کردار ادا کر سکتے ہیں خصوصاً ماں جو ۲۴ گھنٹے بچے کے ساتھ ہوتی ہے اپنی اولاد کی بہترین طریقے سے راہ نمائی کر سکتی ہے۔ کیونکہ ماں کی گود کو بچے کی پہلی درس گاہ شمار کیا جاتا ہے۔ پس جب بچہ اس درس گاہ میں بہترین تربیت حاصل کر لیتا ہے تو وہ دنیا و آخرت دونوں جگہ سعادت مند رہتا ہے۔

ہر ماں کو چاہیے کہ جس طرح وہ اپنے بچے کی جسمانی سلامتی کا خیال رکھتی ہے اُسی طرح اُس کی روح اور احساسات کی حفاظت اور نشو نما کو بھی اہمیت دے۔ کسی بھی بچے کے شروع کے تین سال بہت اہم ہیں اگرچہ مکمل بولنے کی صلاحیت نہ بھی رکھتا ہو مگر پھر بھی اس کی بہت زیادہ درک کرنے والی حس اس کو بیدار رکھتی ہے پس ابتدائی مراحل میں بہترین تربیت زیادہ آسان ہے۔

ہمارے معاشرے میں رقص، موسیقی اور گانا عام ہے جو بچہ کے اعصاب پر بُرا اثر ڈالتے ہیں۔ ایک ماں کی ذمہ داری ہے کہ چھوٹے بچوں کے کمرے میں تلاوتِ قران مجید کا کیسٹ بہت ہلکی آواز میں لگا دیا جائے جس کے سننے سے بچے کے کان ان صداؤں سے مانوس ہو جائیں۔ مکتب اہل بیتؑ کے ماننے والے والدین اس بات کی طرف توجہ دیں کہ بچوں کے سامنے نیم عریاں حالت میں نہ آئیں یا گھروں میں ایسی تصاویر آویزاں نہ ہوں جس میں فیشن زدہ خواتین نمایاں ہوں۔ ہمارا زور معاشرے پر نہیں چل سکتا لیکن ہم اپنے گھر میں تو ان باتوں کا خیال رکھ سکتے ہیں لہٰذا بہتر ہے کہ ہمارے گھروں میں ائمہؑ کے روضوں کی تصاویر آویزاں ہوں۔ اسی طرح علماء اور فقہاء کی تصاویر آویزاں کی جائیں تاکہ بچے اُنھیں دیکھ کر اہل بیتؑ کی جانب احساس محبت کریں اور شریعت اسلامی کی طرف راغب ہوں۔

چھٹا مرحلہ:

بچے کی تربیت

بچے کی تربیت کا یہ دور جو تین سے سات سال پر مبنی ہے یہ وہ دور ہے کہ بچہ اس وقت جو کچھ سیکھتا ہے وہ اس کی ساری زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: اَلْعِلْمُ فِی الصِّغْرِ کَالنَّقْشِ فِی الْحَجَرِ۔

یعنی "بچپن میں سیکھا ہوا علم اس لکھائی کی مانند ہوتا ہے جو پتھر پر کندہ ہو۔"

اس دور میں بھی جو شخصیت براہ راست بچے سے مربوط ہوتی ہے وہ "ماں" ہے اور "ماں باپ" دونوں کی ذمہ داری ہے کہ بچوں کو آغازِ زندگی ہی سے پاکیزگی، سچائی، ادب، ذمہ داری، مہربانی، احساسِ ذمہ داری غرض تمام اچھی اور پسندیدہ صفات ذہن نشین کرائیں۔ پس بچے کی صحیح تربیت فقط پاکیزہ اور بے آلائش ماحول ہی میں ممکن ہے۔ بچہ جو اچھا برا کام دیکھتا ہے وہ اپنے لیے مثال بنالیتا ہے اور خود بھی ایسا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

اسلامی تعلیمات نے ماں باپ کو اس عظیم اور نازک ذمہ داری کی جانب توجہ دلائی ہے۔ جیسا کہ امام جعفر صادقؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

"اُحِبُّوا الصِّبْیَانَ وَارْحَمُوْا هُمْ وَاِذَا وَعَدْتُمُوْهُمْ فَاَوْفُوْا لَهُمْ فَاِنَّهُمْ لَایَرَوْنَ اِلَّا اَنَّكُمْ تُرْزَقُوْنَهُمْ"۔

"بچوں سے محبت کرو اور ان سے مشفقانہ سلوک کرو، نیز جب بھی اِن سے وعدہ کرو پورا کرو کیوں کہ وہ تو یہی جانتے ہیں کہ تم ہی انہیں روزی پہنچاتے ہو۔" (۱)

۱۔ وسائل صفحہ ۱۲۶

ماں باپ کی اخلاقی کیفیات بچے پر اثر ڈالتی ہیں مولا علیؑ فرماتے ہیں:

"لَا یُصْلِحُ الْکِذْبُ جِدٌّ وَّلَا هَزْلٌ وَلَا اَنْ یَّعِدَ اَحَدُکُمْ صَبِیَّهٗ ثُمَّ لَا یَفِیْ لَهٗ"

"واقعتاً اور مذاق میں بھی جھوٹ بولنا مناسب نہیں ہے اور نہ ہی یہ بات مناسب ہے کہ کوئی اپنے بچے سے وعدہ کرے اور اسے پورا نہ کرے"۔(۱)

بچہ بھرپور سچائی اور خلوص کے ساتھ ماں باپ کو روئے زمین پر سب سے بلند مرتبہ شخصیت سمجھتا ہے اور ان کے علاوہ کسی کو نہیں پہچانتا۔ وہ ان ہی کو اپنے لیے نمونہ قرار دیتا ہے۔ اگر بچہ سے جھوٹ بولا جائے یا اس سے وعدہ کیا جائے جو وفا نہ ہو تو وہ اس کے نتیجے میں غم و غصہ محسوس کرتا ہے اور خود بھی ان صفات کا عادی ہو جاتا ہے۔

وہ مائیں جو نمونہ بنا چاہتی ہیں جب بھی بچوں سے وعدہ کریں تو وعدہ خلافی نہ کریں کبھی ان سے جھوٹ نہ بولیں، ان کو ڈانٹ پھٹکار نہ کریں۔ دین اسلام نے بچے کی تربیت کے سلسلے میں بے حد و حساب باتیں بتائی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ بچے کو تکلیف اور ایذا نہ پہنچائی جائے۔

اکثر مائیں اپنے دل کی بھڑاس بچے کی پٹائی کر کے نکالتی ہیں یا ان کا حوصلہ کم ہوتا ہے اور وہ بچے کی ضد پر اسے پیار سے سمجھانے کے بجائے مارنا شروع کر دیتی ہیں۔ بچوں کو ایذا دینا بچوں کی نفسیات پر بہت اثر ڈالتا ہے۔

ایک شخص نے مولا علیؑ سے اپنے بچے کی شکایت کی تو آپؑ نے فرمایا:

"لا تضربه هجره ولا تطل"

۱۔ وسائل جلد نمبر ۳

یعنی اپنے بچے کو مارو نہیں بلکہ اس کو ادب سکھانے کے لیے ناراضگی کا اظہار کرو لیکن اس ناراضگی کو بھی طول نہ دو اور جلد ہی اس کو پیار کر لو۔''

اسی طرح امام زین العابدینؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ ''اولاد کا حق والدین پر یہ ہے کہ تم ان کی تربیت میں پیار، عفو و درگزر اور محبت سے کام لو''۔

رسول اکرمؐ نے فرمایا: ''اللہ کی رحمت ان کے والدین کے شامل حال ہے جو اپنی اولاد کو اچھی تربیت دیں''۔

بچوں کی عمر کا یہ دور کھیل کود اور شرارتوں کا دور ہوتا ہے بچہ اس دور میں کھیل ہی کھیل میں کبھی بناتا ہے کبھی بگاڑتا ہے۔ کبھی جھگڑا کرتا ہے کبھی مل بیٹھتا ہے۔ اس میں بدلہ لینے کی نیت بھی نہیں ہوتی۔ کسی قسم کا بغض و کینہ بھی نہیں ہوتا۔ خاک سے کھیلنا اس پر بیٹھنا زیادہ پسند کرتا ہے۔ اگر یہ صفت بڑوں میں بھی آجائے تو معاشرہ بھی امن و سکون کا گہوارہ بن جائے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ ''جو بھی بچوں کے ساتھ زندگی گزارے اُسے بچوں کا رویہ اختیار کرنا چاہیے۔''

جب رسول اکرمؐ سفر سے واپس تشریف لاتے تھے اور انھیں راستے میں بچے مل جاتے تھے تو وہ ان کی خاطر ٹھہر جاتے تھے اور ان کو اپنے پاس بلاتے تھے۔ کچھ آپ کی گود میں بیٹھ جاتے تھے کچھ آپ کی پیٹھ پر چڑھ جاتے تھے لیکن آنحضرتؐ کو برا نہیں لگتا تھا بلکہ آپؐ ان کے ساتھ کھیلتے اور ان پر شفقت فرماتے تھے۔

پس اس مقام پر ایک نکتہ کی طرف اشارہ ضروری ہے وہ یہ کہ نہ بچے کو اتنی تنبیہ کریں کہ وہ ڈرنے لگے اور نہ بے جا لاڈ پیار کریں کہ وہ ضدی اور خودسر بن

جائے۔ وہ ماں باپ جو بچے کے بے جا لاڈ پیار کرتے ہیں ان کے بچے بڑے ہو کر خود غرض اور بیہودہ افراد کی صورت میں سامنے آتے ہیں۔

اولاد کی تربیت کے لیے

چالیس (۴۰) اخلاقی اور عبادتی نکات

والدین کو یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ بچے کی تربیت میں مذہب سب سے بڑا یاور و مددگار ہے اور بچوں کی تربیت سے متعلق نکات اور باریکیاں اتنی زیادہ ہیں جن کی تفصیل کے لیے ضخیم کتابوں کی ضرورت ہے پھر بھی والدین کی توجہ کے لیے درج ذیل نکات مذکور ہیں امید ہے کہ والدین خصوصاً ''ماں'' ان نکات پر غور کرے اور انھیں اپنا شعار بنائے۔ اولاد کی تربیت کے لیے چالیس (۴۰) اخلاقی اور عبادتی نکات جو روایات سے اخذ کیے گئے ہیں درج ذیل ہیں۔

۱) تحفہ دینا ہو تو پہلے بیٹی کو دیا جائے۔

۲) بچوں سے بچوں کے انداز میں کھیلا جائے۔

۳) روایت ہے کہ ''اپنے بچوں کو اُن کے رونے پر نہ مارو کیونکہ ان کا رونا کبھی خدا کی وحدانیت کی شہادت اور کبھی شہادت و گواہی رسول اکرمؐ کے لیے اور کبھی ماں باپ کے لیے دُعا ہے۔''

۴) روایت ہے کہ ''اپنے بچوں کو بوسہ دو کیونکہ اُن کو بوسہ دینا بہشت میں درجات کی بلندی کا سبب ہے۔''

۵) بچوں کو پہلے سلام کر کے ان کی شخصیت کو اہمیت دو۔

۶) بچوں کا ان کے بچکانے کاموں پر مذاق نہ اڑاؤ اور ان کے کاموں کو احمقانہ نہ کہو۔

۷) بچوں پر زیادہ روک ٹوک نہ کرو۔

۸) بچوں کا احترام کرو چاہے اپنے کاموں کو ترک کرنا پڑے۔

۹) جو وعدہ کرو تو اُس کو ضرور پورا کرو۔

۱۰) بچوں کو عادت ڈالوائیں کہ اچانک بڑوں کے کمرے میں داخل نہ ہوں بلکہ اجازت لے کر آئیں۔

۱۱) جب بیٹی چھ سال کی ہو جائے تو اُسے نامحرموں کی گود میں نہ بیٹھنے دیں۔

۱۲) بچیوں کو نیم عریاں کپڑے پہنانے سے پرہیز کریں۔

۱۳) بچوں کو نماز کی طرف رغبت دلائیں۔

۱۴) بچوں کو ڈھیٹ نہ بنائیں۔

۱۵) دوسروں کے سامنے بچوں کی بے عزتی (ڈانٹ پھٹکار) نہ کریں۔

۱۶) اپنے بچوں کے نیک وصالح بننے کی ہمیشہ دعا کریں۔

۱۷) بچوں کی جائز خواہشات کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔

۱۸) بچوں کو باایمان بنانے کی کوشش کریں۔

۱۹) بچوں کو سچ بولنے کی تلقین کریں۔

۲۰) ڈرا کر تربیت نہ کریں کیونکہ ڈرانے دھمکانے سے بچے نفسیاتی مشکلات کا شکار ہو جاتے ہیں۔

۲۱) بچے پر ''نوازش'' اور محبت نچھاور کریں۔

۲۲) بچوں کو گناہ سے نفرت دلائیں اور نیک کاموں کی ترغیب وشوق پیدا کرائیں۔

۲۳) چھ سال کی عمر سے بچوں کے بستر الگ کردیں چاہے دو بہنیں ہی ہوں۔

۲۴) بچے کو گھر میں آزادی سے کھیلنے دیں لیکن گھر کے باہر کھیلنے پر اُسے مناسب باتیں سمجھائی جائیں لیکن ایسا بھی نہ ہو کہ اُسے فقط گھر میں قید کردیا جائے۔

۲۵) بچوں کے سوالات کا ضرور جواب دیا جائے یہاں تک کہ وہ مطمئن ہو جائیں۔

۲۶) بچوں کے لیے ائمہ وانبیاء ؑ کے چھوٹے چھوٹے قصے وقتاً فوقتاً بیان کیے جائیں۔

۲۷) اگر بچہ زیادہ شرارتی ہے تو مطمئن رہیں کہ بچہ بڑا ہو کر بہت ذہین نکلے گا بس اس کی شرارت کو برداشت کریں اور کوشش کریں کہ اس کی شرارتوں سے کسی کو تکلیف نہ پہنچنے پائے۔

۲۸) بچوں کو سات (۷) سال کی عمر میں نماز کا پابند کریں اور نو (۹) سال کی عمر سے روزہ کی پابندی کرائیں۔

۲۹) اپنے بچوں کو قران سے انسیت دلائیں اور کوشش کریں کہ جتنی بچے میں صلاحیت ہے اُس کے مطابق ہی سہی اُس کو چند سورے ضرور حفظ کرائیں کیونکہ قران نور ہے اور جہاں قران آجاتا ہے وہاں شیطان کا گزر نہیں اور قران مجید کی ہزارہا خصوصیات وکمالات میں سے ایک خصوصیت یہ ہے کہ ''قران حفظ کرنے سے حافظہ قوی ہو جاتا ہے اور

انسان کی غیر معمولی ذہانت ظاہر ہونے لگتی ہے۔ حفظ قرآن، قرأت قرآن اور قرآن پر عمل کی طرف توجہ دلائی جائے۔

۳۰) اپنے بچے کا کسی دوسرے بچے سے موازنہ نہ کریں اور بچے کا دل نہ دکھائیں

کہ جیسے اکثر والدین بچے کہتے ہیں کہ فلاں کو دیکھو "کتنی مؤدب ہے" اور تم ہو کہ......

۳۱) پانچ (۵) سال سے کمتر بچوں کو نہ کہیں کہ تم جھوٹ بول رہے ہو کیونکہ اس عمر تک بچے کو جھوٹ کا پتہ نہیں ہوتا بلکہ وہ خیال کر رہا ہوتا ہے کہ ایسا ہو گیا ہے اور اپنی طرف سے بول رہا ہوتا ہے۔ اُسے آہستہ آہستہ سمجھائیں۔

۳۲) اکثر بچے موت کے لفظ سے ڈرتے ہیں لہذا اس حقیقت کو آسان انداز سے بچے کو بیان کیا جائے۔

۳۳) بچوں کی چھپی ہوئی صلاحیتوں کو اُبھارا جائے اور ان کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

۳۴) بچوں کو بہت زیادہ مادیات (دنیاوی چیزوں) کی طرف راغب نہ کیا جائے اور نہ اس سے بالکل دور کر دیا جائے بلکہ کوشش کی جائے کہ کچھ چیزوں کو دیا جائے اور کچھ سے روکا جائے۔

۳۵) بچوں کو دوسروں کی چیزوں کے استعمال سے روکا جائے اور انہیں عادت ڈالی جائے کہ بغیر اجازت کسی کی چیز کو ہاتھ نہ لگائیں۔

۳۶) امانت داری کیا ہے بچے کو چھوٹی چھوٹی مثالوں سے امانت اور اس کی

حفاظت کے بارے میں بیان کیا جائے۔ مثلاً بچہ کسی کی کاپی یا پنسل امانتاً
لیتا ہے تو وہ کیسے اس کی حفاظت کرے اور اُسے واپس کرے۔

۳۷) بچے میں نظم وضبط اور وقت کی اہمیت کی عادت ڈالی جائے۔

۳۸) مائیں بچوں کے کھانوں کی فرمائشوں کو اتنی اہمیت نہ دیں کہ بچہ فقط مخصوص اور چند غذاؤں کے کھانے کا عادی بنے بلکہ اُسے باور کرائیں کہ تمام غذائیں خدا کی نعمت ہیں اور اُسے ہر کھانا کھانے کی عادت ڈالیں۔

۳۹) یہ تمام نکات اس وقت اثر پذیر ہوں گے جب ماں، باپ خود اس پر عمل پیرا ہوں گے۔ بس پہلا قدم والدین کا خودسازی ہے یعنی اپنی تربیت ہے۔ اپنی اصلاح ہے۔ جب ماں باپ اخلاق کا بہترین نمونہ ہوں گے، تمام بہترین انسانی صفات کا مجموعہ ہوں گے جب ہی وہ اپنے بچوں کی رہنمائی کرسکیں گے ورنہ ہم کتنا بھی چاہیں بچہ نیک بنے اور خود نیک صفات سے محروم وعاری ہوں تو یہ بچے پر کچھ بھی اثر نہ ڈالیں گی۔

۴۰) بچوں کی تربیت اور انھیں واجبات کی تعلیم دینا والدین پر فرض ہے اور جو والدین اس فرض کو ادا نہیں کرتے ائمہ علیہم السلام نے ان کو ناپسند اور مورد ملامت قرار دیا ہے۔

پس ہم سب مل کر کوشش کریں اپنے بچوں کی تعلیمات اسلامی کی روشنی میں تربیت کریں تاکہ وہ محب اہل بیت ؑ بنیں اور اپنی دنیا وآخرت کو سنوار سکیں اپنے دین ومذہب کی تبلیغ کرسکیں نیز اپنے والدین کی بخشش کا ذریعہ قرار پائیں؛ آمین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزیز ماؤں!

"الولدُ الصالح ریحانۃ من ریاحین الجنۃ"

ترجمہ: نیک (صالح) بچہ جنت کے پھولوں میں سے ایک پھول ہے"

آیئے اسلامی احکامات کی پیروی کرتے ہوئے اپنے بچوں کی تربیت کریں

محترم مائیں حمل کے ایام میں مندرجہ ذیل احکامات پر خاص توجہ دیں:

پہلے مہینے میں

جمعرات اور جمعہ کے روز سورۂ یٰسین اور سورۂ الصافات کی تلاوت کر کے شکم پر دم کریں۔ صبح کے وقت میٹھا سیب کھانا چاہیے۔ جمعہ کے دن ناشتے سے پہلے انار کھانا چاہیے۔ سورج نکلنے سے پہلے تھوڑی سی مقدار میں خاک شفا کھانا چاہیے۔ روزانہ کی نمازیں اوّل وقت پڑھیں اور نماز سے پہلے اذان اور اقامت کہی جائے البتہ اذان واقامت کہتے وقت پیٹ پر ہاتھ رکھا جائے۔

دوسرے مہینے میں

جمعرات اور جمعہ کے روز سورۂ ملک پڑھنا چاہیے۔ جمعرات کے دن ایک سو چالیس مرتبہ اور جمعہ کے دن ۱۰۰ مرتبہ شکم پر ہاتھ رکھ کر اس طرح صلواۃ پڑھی جائے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَهُمْ وَاَهْلِكْ عَدُوَّهُمْ وَالْعَنْ اَعْدَائَهُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ"

ہر ہفتہ گوشت دودھ اور میٹھے سیب کھائے جائیں۔

تیسرے مہینے میں

جمعرات اور جمعہ کے دن سورۂ آلِ عمران کی تلاوت کی جائے اور ایک سو چالیس دفعہ مندرجہ بالا بڑی صلواۃ پڑھی جائے۔ ہر نماز سے پہلے شکم پر ہاتھ رکھ کر بڑی صلواۃ پڑھنا چاہیے۔ ہر ہفتہ گندم، گوشت اور بغیر چکنائی کا دودھ استعمال کریں اور صبح کے وقت تھوڑا سا شہد بھی کھانا چاہیے۔

چوتھے مہینے میں

جمعرات اور جمعہ کے روز سورۂ دھر پڑھنا چاہیے۔ یومیہ تمام نمازوں کی ایک رکعت میں سورۂ قدر پڑھیں۔ نماز کے بعد شکم پر ہاتھ رکھ کر سورۂ قدر، سورۂ کوثر اور بڑی صلواۃ پڑھیں اور اسکے بعد کہیں:

"رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَجَعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَاماً۔

سات مرتبہ "اسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّي وَاَتُوبُ اِلَيْهِ" پڑھیں۔ ہر روز نمازوں کے بعد ۱۴۰ مرتبہ صلواۃ بھیجیں۔ میٹھا سیب شہد اور انار کھایا جائے۔

چوتھے مہینے کے شروع ہی سے نماز شب پڑھنے کی کوشش کریں۔ اگر آدھی رات کو نہ پڑھ سکیں تو کوشش کریں نماز صبح کے بعد اسکی قضا پڑھیں۔

پانچویں مہینے میں

جمعرات اور جمعہ کے روز سورۂ فتح کی تلاوت کریں۔روزانہ کسی ایک نماز میں سورۂ نصر کی تلاوت کی جائے اور نماز کے بعد خاک شفا کو ہاتھ میں لے کر شکم پر ملیں۔ ہر صبح کچھ مقدار میں کھجور کھانا چاہیے۔روزانہ رات کو تھوڑا زیتون، کھجوروں اور میٹھے سیب کے ساتھ کھانا چاہیے۔ جہاں تک ممکن ہو پانچویں مہینے کے شروع سے شکم پر ہاتھ رکھ کر نماز کے وقت اذان واقامت کہی جائے۔

چھٹے مہینے میں

جمعرات اور جمعہ کے روز سورۂ واقعہ پڑھنا چاہیے، مغرب وعشاء کی ایک ایک رکعت میں سورۂ والتین پڑھنا چاہیے۔ ہر نماز کے بعد اپنے ہاتھ کو خاک شفاء سے مس کر کے شکم پر ملیں۔ ناشتے کے بعد انجیر اور زیتون کھائے جائیں۔کوشش کریں کہ رات یا دن میں ہڈی کا گودا کھایا جائے اور چکنائی سے پرہیز کریں۔

ساتویں مہینے میں

اذان واقامت کے ساتھ نماز شب پڑھنے کے ساتھ ساتھ پیر کے دن سورۂ نحل کی تلاوت کریں۔ جمعرات اور جمعہ کے دن سورۂ یٰسین اور سورۂ ملک کی تلاوت کریں۔ روزانہ کی نمازوں میں سورۂ قدر اور توحید پڑھی جائے۔ روزانہ ۱۴۰ مرتبہ صلوات پڑھیں۔ ہر کھانے کے بعد تھوڑا سا تربوز ضرور کھائیں، لیکن اسکے کھانے سے پہلے اور بعد میں پانی بالکل نہ پئیں۔ مہینے میں ایک مرتبہ شلجم تناول کریں۔

آٹھویں مہینے میں

ہفتہ کے دن نماز صبح کے بعد دس مرتبہ سورۂ قدر تلاوت کریں۔ اتوار کے دن صبح کی نماز کے بعد دو مرتبہ سورۂ والتین، پیر کو سورۂ یٰسین، منگل کے دن سورۂ فرقان، بدھ کے دن سورۂ دھر، جمعرات کے دن سورۂ محمدؐ، جمعہ کے دن سورۂ والصافات کی تلاوت ضرور کریں۔ میٹھا دہی اور شہد کے کھانے میں کوتاہی نہ کریں۔ جمعہ کے دن ناشتے میں میٹھا انار ضرور کھائیں اگر کوئی نقصان نہ ہو تو ہفتہ میں ایک دفعہ سرکہ بھی استعمال کریں۔

نویں مہینے میں

گرم مصالحہ نہ کھائیں، کھجور کھائیں، امام زمانہ (عج) کی سلامتی کے لیے گوسفند ذبح کر کے کھائیں۔ نماز ظہر یا عصر میں سورۂ عصر اور سورۂ والذّاریات پڑھنا چاہیے۔ جمعرات کے دنوں میں سورۂ حج، جمعہ کے دن سورۂ فاطر تلاوت کریں۔ روزانہ کچھ پیدل چلیں، کھانے میں کباب استعمال کریں۔ ان ایّام میں تصویر اور آئینہ کم دیکھنا چاہیے۔

کچھ اہم نکات

۱۔ اولاد کے شجاع اور دلیر ہونے کے لیے دودھ پینا چاہیے۔

۲۔ اولاد کے خوبصورت اور خوش اخلاق ہونے کے لیے تربوز کھائیں۔

۳۔ اولاد کے صابر ہونے کے لیے شکم پر ہاتھ رکھ کر سورۂ والعصر پڑھیں۔

ایام حمل میں عبادت اور غذا کا نصاب

۱۔ پہلے مہینے میں دو مختلف چیزوں (ریفریشمنٹ) کو دو وقتوں میں کھائیں اور اس پر سورۂ قدر پڑھیں۔

۲۔ دوسرے مہینے میں عناب کھائیں اور اس پر سورۂ توحید پڑھیں۔

۳۔ تیسرے مہینے میں (سیب ایک عدد) کھائیں اور اس پر آیۃ الکرسی پڑھیں۔

۴۔ چوتھے مہینے میں انجیر کھائیں اور اس پر سورۂ والتین پڑھیں۔

۵۔ پانچویں مہینے میں ایک عدد انڈا کھائیں اور اس پر سورۂ حمد پڑھیں۔

۶۔ چھٹے مہینے میں انار کھائیں اور اس پر سورۂ فتح پڑھیں۔

۷۔ ساتویں مہینے میں بہی کھائیں اور اس پر سورۂ یٰسین پڑھیں۔

۸۔ آٹھویں مہینے میں مصری اور معمولی سا زعفران پیس کر کھائیں اور اس پر سورۂ نصر پڑھیں۔

۹۔ نویں مہینے میں دودھ اور کھجور پیس کر کھائیں اور اس پر سورۂ دہر پڑھیں۔

روزانہ کا پروگرام

- ☆ روزانہ ۵۰ مرتبہ سورۂ توحید
- ☆ روزانہ ۵۰ مرتبہ سورۂ قدر
- ☆ روزانہ ۱۴۰ مرتبہ صلواۃ
- ☆ استغفار زیادہ کریں
- ☆ چالیس دن تک روزانہ ایک انار پر سورۂ یٰسین دم کر کے کھائیں۔
- ☆ ساتوں مہینے سے روزانہ نماز صبح کے بعد ایک بادام پر سورۂ انعام دم کر کے ۴۰ دن تک کھائیں۔
- ☆ ساتویں مہینے کے بعد سے قرآن کی ۵ سورتیں جو کہ تسبیح سے شروع ہوتی ہیں اُنکی تلاوت کریں جو سورۂ حدید، سورۂ حشر، سورۂ صف، سورۂ جمعہ اور سورۂ تغابن ہیں۔
- ☆ ہمیشہ باوضو رہیں۔
- ☆ رات کو آئینہ نہ دیکھیں
- ☆ پوری کوشش کریں کہ گناہ سرزد نہ ہو
- ☆ حتی الامکان مستحب اعمال انجام دیں۔
- ☆ ٹھنڈا مزاج رکھیں، غصّہ نہ کریں۔
- ☆ خوراک صحیح طرح کھائیں
- ☆ سبزیاں اور دودھ کی بنی ہوئی اشیاء بچے کی کھال کو خوبصورت بنانے کے

لیے مفید ہیں۔تولد کے بعد سب سے پہلے بچے کے سیدھے کان میں اذان اور الٹے کان میں اقامت کہی جائے۔

☆ بچے کا نام چار مہینے دس دن پہلے رکھ لینا چاہیے۔

☆ بچہ پیدا ہونے (ڈلیوری) کے بعد ماں کو ۹ عدد کھجور کھانے چاہئیں۔

دوران حمل کی ہدایت

۱۔ زیارت عاشورہ (سو مرتبہ لعنت اور سلام کے ساتھ) پڑھنا اور دعائے علقمہ کا پڑھنا۔

۲۔ ۴۰ دن تک سورۂ یٰسین کو انار پر دم کر کے کھانا۔

۳۔ ۴۰ بار سورۂ یوسفؑ سیب پر دم کر کے کھانا۔

۴۔ ۴۰ مرتبہ دعائے توسل کا پڑھنا۔

۵۔ ۴۰ دن تک زیارتِ جامعہ کا پڑھنا۔

۶۔ ۴۰ دن تک زیارتِ آلِ یٰسین اور اسکی دعا کا پڑھنا۔

۷۔ ۴۰ جمعرات دعائے کمیل کا پڑھنا۔

۸۔ ۴۰ جمعوں کی صبح دعائے ندبہ کا پڑھنا۔

۹۔ ۴۰ جمعوں میں عصر کے وقت دعائے سمات کا پڑھنا۔

۱۰۔ ۴۰ جمعرات سونے سے پہلے سورۂ حدید، سورۂ حشر، سورۂ تغابن، سورۂ جمعہ، سورۂ صف کا پڑھنا۔

۱۱۔ تسبیح حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کا ہر نماز کے بعد اور سونے سے پہلے پڑھنا

۱۲۔ کم از کم ۴۰ نمازِ شب کا پڑھنا۔

۱۳۔ ۴۰ جمعہ غسل جمعہ کرنا۔

۱۴۔ ایک قران پڑھنا (بالخصوص امام زمانہ عج اللہ تعالیٰ شریف کی سلامتی کے لیے)۔

۱۵۔ ۴۰ مرتبہ حدیث کِساء اور زیارت اِمام زمان (عج) پڑھنا۔

۱۶۔ ۴۰ دن تک نماز صبح کے بعد دعائے عہد کا پڑھنا۔

۱۷۔ صبح ناشتے میں ۴۰ دن تک ۱۲ منقہ ۱۲ دفعہ بسم اللہ کے ساتھ کھانا۔

۱۸۔ آئرن کے کیپسول اگر لازم ہوں تو استعمال کرنا۔

۱۹۔ تربوز بادام، سبزیاں، کھجور، آلو بخارہ، ناشپاتی، مچھلی، دال، گوبھی، سلاد کے پتے، شہد، لوبیا، چنے، انگور، آڑو، زیتون کا تیل، دودھ، بہی، دریا کا پانی اور مغز کھانا چاہیے۔

۲۰۔ جب بچہ پیٹ میں حرکت کرے تو پیٹ پر ہاتھ رکھ کر صلوات اور سورۂ توحید کی تلاوت کریں۔

۲۱۔ حمل کے دوران خدا کو یاد کرنا، لوگوں کی مشکلات کے لیے دعا کرنا، مومن اور خوبصورت لوگوں کے چہرہ کو دیکھنا، جو لوگ بد اخلاق ہوں اُن سے دوری اختیار کرنا، زیارت معصومین ؑ پڑھنا، گناہ سے خصوصی طور پر جھوٹ اور غیبت سے دور رہنا، نماز اوّل وقت پڑھنا، بچے کا نام رکھنا اور اس کو اس نام سے یاد کرنا، اللہ اللہ ذکر کرنا، قران سُننا چاہیے۔

۲۲۔ اندر کے چھوٹے کپڑے سُوتی ہوں انہیں ہر روز تبدیل کرنا استری کرنا، جسم

کی صفائی کرنا، تیز اور ہمیشہ رہنے والی خوشبوؤں سے پرہیز کرنا۔

۲۴۔ اگر جسم سے کوئی رطوبت خارج ہو تو ڈاکٹر سے رجوع کریں، کیونکہ یہ رطوبت بچے کے منہ اور آنکھ کے لیے خطرناک ہے۔ آلودہ پانی پینے میں استعمال نہ کریں۔ کوئی بھی دانہ یا تل نکلے یا خارش ہو تو ڈاکٹر سے رجوع کریں۔ اگرچہ خون کا کوئی دھبہ بھی دیکھیں تو ڈاکٹر کو ضرور بتائیں ہر مہینے میں ایک بار ضرور اور آخری مہینوں میں ہر ہفتہ بلڈ پریشر، مختلف ٹیسٹ اور بچے کی کنڈیشن دیکھنے کے لیے ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

فارغ ہونے (نارمل ڈلیوری) کے بعد کی مختصر ہدایت

۱۔ سری پائے لیموں کے ساتھ ۴۰ دن تک۔

۲۔ ساگ اور میتھی روزانہ ایک کلو۔

۳۔ کباب اور کلیجی۔

۴۔ دودھ، دہی، لسّی، جوس، چائے، اور پانی۔

❋ روزانہ ۴ مرتبہ لگن میں نیم گرم پانی میں بیٹھیں۔ ڈیٹول (یا وہ دوا جو ڈاکٹر نے بتائی ہو) روئی میں لگا کر ٹانکوں پر پھیریں اگر بہت زیادہ بلیڈنگ یا درد ہو تو ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

} شوہر کو چاہیے کے ۶ (چھ) ہفتے تک نزدیکی نہ کرے۔

} بچے کی ناف پر الکحل (اسپرٹ) روئی کے ذریعے کر لگائیں۔ اگر بچے کو پیلیا (جوائنڈس) ہو تو شکر کا پانی زیادہ دیں اور سورج کے نیچے لٹائیں ڈاکٹر

کو بھی دکھائیں۔

❀ چھ ہفتے تک ٹوائلٹ کے لیے کرسی یا کموڈ استعمال کریں۔

آپریشن کیس کے لیے ہدایت

مندرجہ بالا تمام ہدایت کے علاوہ لگن وغیرہ استعمال کریں اور پیٹ کے ٹانکوں کے لیے فقط ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق عمل کریں۔

پھل اور اُن کے اثرات

ناشپاتی:

۱۔ باپ اگر ناشپاتی کھائے تو بچہ خوبصورت ہوتا ہے۔

۲۔ حاملہ خواتین کو ناشپاتی کھانا چاہیے تا کہ بچہ نیک ہو۔

۳۔ ناشپاتی کھانے سے بچہ کی قوتِ قلب، صفائی معدہ، تزکیہ نفس، دلیری اور خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے۔

خربوزہ:

۱۔ خربوزہ کھانے سے بچہ خوش اخلاق اور خوبصورت ہوتا ہے۔

۲۔ میٹھا انار کھانے سے بچہ نیک ہوتا ہے۔

} بچے کے نیک اور صالح ہونے کے لیے قرآن خاص طور پر سورۂ انبیاء زیادہ پڑھی جائے۔

حمل ٹھہرنے کے لئے دعا

روایت میں ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی زوجہ کا حمل ٹھہر جائے اسے چاہیے کہ نماز جمعہ کے بعد دو رکعت نماز پڑھے اور رکوع وسجدے کو طول دے پھر نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اَسْئَلُكَ بِمَا سَئَلَكَ بِهٖ زَكَرِيَّا۔

ترجمہ: یا اللہ میں تجھ سے اُسی کے وسیلے سے مانگتا ہوں جس کے وسیلے سے ذکریاؑ نے مانگا۔

پھر یہ آیتیں پڑھے:

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ﴿۸۹﴾ (سورۂ انبیاء آیت ۸۹)

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾ (سورۂ آلِ عمران آیت)

ترجمہ: اے میرے پروردگار! تو مجھے تنہا مت چھوڑ اور تجھ سے بہتر وارث کوئی بھی نہیں۔

یا اللہ تو مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ اولاد عنایت کر، بلاشبہ تو دعا کا سننے والا ہے۔

پھر یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اسْتَحْلَلْتُهَا وَفِیْٓ اَمَانَتِكَ اَخَذْتُهَا ۔ فَاِنْ قَضَیْتَ فِیْ رَحِمِهَا وَلَدًا وَّجْعَلْهُ غُلَامًا مُّبَارَكًا زَكِیًّا وَّلَا تَجْعَلْ

لِلشَّيْطَانِ فِيهِ شَرَكًا وَّلَا نَصِيبًا ۔ (۱)

ترجمہ: اے اللہ میں نے تیرے نام پاک سے اس عورت کو اپنے اوپر حلال کیا ہے اور تیری حفاظت میں اِسے لیا ہے اگر اس کے رحم میں میرے لئے کوئی بچہ قرار پانا تجویز کیا ہے تو اسے نیک بخت اور پاکیزہ لڑکا گردان جس میں شیطان کا کوئی حصہ نہ ہو)۔

عورت کا حمل محفوظ رہنے

اور بچہ کی پیدائش میں آسانی کے لئے دعائیں

شیخ اصفہانی اپنی کتاب الخواص میں لکھتے ہیں کہ اگر سورۃ حاقہ کو لکھ کر اور اسے دھو کر اس کا پانی حاملہ خاتون کو پلایا جائے، تو وہ ہر قسم کی آفات و بلیات سے محفوظ رہے گی ان شاء اللہ۔

وضع حمل میں آسانی کے لئے اس آیت کی تلاوت کی جائے:

{بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ} (۲) حَنَّةُ وَلَدَتْ مَرْيَمَ، مَرْيَمُ وَلَدَتْ عِيْسٰى {سَيَجْعَلُ اللهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۝} (۳)

مذکورہ آیت کو لکھ کر حاملہ عورت کی کمر میں باندھ دیں اور وضع حمل کے بعد فوراً کھول لیں۔

۱۔ حلیۃ المتقین، ص ۱۲۳

۲۔ سورۂ انبیاء آیت ۳۰

۳۔ سورۂ طلاق آیت ۷

روایت میں ملتا ہے کہ جب بھی حاملہ عورت کے درد شروع ہو اور وہ سخت تکلیف میں ہو تو جو آیہ مبارکہ کو ہرن کی کھال پر یا کسی حلال جانور کی کھال پر لکھی ہوئی ہو حاملہ عورت کی بائیں ران پر باندھ لیں اور جب ولادت ہو جائے تو اسے کھول لیں (۱)۔ وہ آیت یہ ہے۔

{بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ } (۲) {كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا } (۳) {اِذْ قَالَتِ امْرَاَةُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا } (۴)

حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ جس میں آپؑ فرماتے ہیں: جب کبھی بچہ کی ولادت میں تاخیر ہو رہی ہو تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ وَحِيْدًا وَّحْشِيًّا فَيَقْصُرُ شُكْرِيْ عَنْ تَفَكُّرِيْ بَلْ هَبْ لِيْ عَاقِبَةَ صِدْقٍ ذُكُوْرًا وَّاُنَاثًا اٰنَسُ بِهِمْ مِّنَ الْوَحْشَةِ وَاَسْكُنُ اِلَيْهِمْ مِنَ الْوَحْدَةِ وَاَشْكُرُكَ عِنْدَ تَمَامِ النِّعْمَةِ يَا وَهَّابُ يَا عَظِيْمُ يَا مُعْظِمُ ثُمَّ اَعْطِنِيْ فِيْ كُلِّ عَافِيَةٍ شُكْرًا حَتّٰى تَبْلُغَنِيْ مِنْهَا رِضْوَانُكَ فِيْ صِدْقِ الْحَدِيْثِ وَاَدَاءِ الْاَمٰنٰتِ وَوَفَاءٍ بِالْعَهْدِ۔

۱۔ مفاتیح الحاجات: ص ۱۸۵

۲۔ سورۂ احقاف آیت ۳۵

۳۔ سورۂ نازعات آیت ۴۶

۴۔ سورۂ آل عمران آیت ۳۵

(ترجمہ: یا اللہ تو مجھے اکیلا نہ رکھ حالانکہ تو سب سے بہتر وارث ہے۔ میں تنہا ہوں اور تنہائی سے مجھے وحشت ہوتی ہے اس فکر نے تیرا شکر کم کر دیا تو مجھے سچی عافیت یعنی اولاد نرینہ و مادنیہ عنایت کر جن سے مانوس ہو کر میری وحشت موقوف ہو اور جن کے ہونے سے میری تنہائی دور ہو اور میں اس نعمت کی تکمیل پر تیرا شکر ادا کروں اے سب سے زیادہ دینے والے۔ اے سب سے بزرگ۔ اے سب کو بزرگی دینے والے اس کے بعد مجھے یہ توفیق عنایت کر کہ میں ہر عافیت کے بدلے تیرا شکر ادا کروں تا کہ شکریہ ادا کرنے سے اور راست گوئی ادائے امانت اور عہد پورا کرنے سے مجھے تیری رضا کا درجہ حاصل ہو جائے)۔(۱)

کتاب مفاتیح الحاجات میں ملتا ہے کہ حمل گرنے کے عمل سے بچنے کے لئے اس آیۃ مبارکۃ کی تلاوت کی جائے:

وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ (سورۂ کہف آیات ۲۵۔ ۲۶)

کتاب منہاج میں ملتا ہے کہ حمل گرنے کے عمل سے محفوظ رہنے کے لئے عورت کے قد کے برابر ایک دھاگہ لیں اور اس میں دس گرہیں لگائیں ہر گرہ پر تین مرتبہ سورۃ القدر پڑھیں، اول و آخر محمدؐ و آل محمدؐ پر صلواۃ پڑھنا ضروری ہے۔ اب اس دھاگہ کو حاملہ کی کمر پر باندھ دیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ وہ سقط حمل کے عمل سے محفوظ رہے گی۔

۱۔ تہذیب الاسلام: ص ۱۴۷

اسی طرح اگر کسی خاتون کے ہاں بچہ نہیں ہو رہا ہو یا اس کا حمل گر جاتا ہو تو اسکو چاہیے کہ وہ اپنے سر سے لے کر پیر کے انگوٹھے تک خالص ریشمی دھاگہ لے کر اس میں سات گرہیں لگائے اور اسے اپنی کمر میں باندھ لے اور ہر گرہ پر اس آیہ مبارک کی تلاوت کرے:

وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴿۱۲۸﴾۔ (سورۂ نحل آیات ۱۲۷۔۱۲۸)

کتاب مفاتیح الحاجات میں ملتا ہے کہ ایک شخص ہمارے آقا و مولا حضرت امام محمد باقرؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے فرزند رسولؐ میری فریاد کو پہنچیے۔ حضرت نے پوچھا: کس لئے؟ کہا کہ میری زوجہ شدت درد زچگی موت کے قریب ہے آپؑ نے فرمایا: جاؤ اور اس آیہ مبارکہ کو پڑھ کر اس پر دم کرو۔

فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿۲۳﴾ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿۲۴﴾ وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿۲۵﴾ (سورۂ مریم آیات ۲۳ تا ۲۵) اس آیہ کو پڑھنے کے بعد پھر بلند آواز میں پڑھو۔

وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾

(سورۂ نحل ۷۸)

چنانچہ اس کے بعد وہ عورت اللہ تعالیٰ کی مدد سے زچگی کے مرحلہ سے فراغت پا گئی۔

اسی طرح ہمارے آقا و مولا حضرت امام موسیٰ کاظم سے روایت ہے کہ آپ یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ یہ دعا قید سے رہائی اور زچگی کی سختی سے نجات کے لئے موثر و مفید ہے:

یَاسَيِّدِیْ نَجِّنِیْ مِنْ حَبْسِ هَارُوْنَ وَ خَلِّصْنِیْ مِنْ يَدِهٖ يَامُخَلِّصَ الشَّجَرِ مِنْ بَيْنِ رَمْلٍ وَطِيْنٍ وَمَاءٍ وَيَامُخَلِّصَ اللَّبَنِ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ يَامُخَلِّصَ الْوَلَدِمِنْ بَيْنِ مَشِيْمَةٍ وَّرَحِمٍ وَّيَامُخَلِّصَ النَّارِ مِنْ بَيْنِ الْحَدِيْدِ وَالْحَجَرِ وَيَامُخَلِّصَ الرُّوْحِ مِنْ بَيْنِ الْاَحْشَاءِ وَالْاَمْعَاءِ خَلِّصْنِیْ مِنْ بَيْنِ يَدَیْ هَارُوْنَ۔

(ترجمہ: اے میرے مولا، اے میرے پالنے والے مجھے ہارون کی قید سے رہائی دلا اور مجھے اس کے چنگل سے آزاد فرما۔ اے درخت کو آزادی دینے والے ریت مٹی اور پانی سے۔ اے خالقِ دو جہاں آزاد کنندہ دودھ، جو نکلتا ہے کثافت و گندگی و خون کے درمیان سے، اے آزاد کنندہ روح جسے رہائی ملتی ہے اعضائے بدن سے مجھے ہارون کی قید سے آزادی حاصل ہو)۔

طب الائمہ میں ملتا ہے کہ جب بھی عورت پر زچگی کا عمل مشکل ہو تو وہ ان الفاظ کو لکھ کر اپنے پاس رکھ لے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ { كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ بَلٰغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا

الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ﴿۳۵﴾} (سورۂ احقاف آیت ۳۵)

کتاب تسہیل الدواء میں حضرت امام جعفرؑ صادق سے روایت ہے کہ جس میں آپؑ فرماتے ہیں:

جس عورت پر زچگی کا عمل دشوار ہو رہا ہو وہ ایک کاغذ پر اس دعا کو لکھ کر اپنے پاس رکھے وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ یَافَارِجَ الْھَمِّ وَ کَاشِفَ الْغَمِّ وَرَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَھُمَا ارْحَمْ فُلَانَۃَ بِنْتَ فُلَانَۃٍ (فلانۃ بنت فلانۃ کی جگہ زچہ اور اس کے باپ کا نام لکھے) رَحْمَۃً تُغْنِیْھَا بِھَا عَنْ رَحْمَۃِ جَمِیْعِ خَلْقِكَ فَفَرِّجْ بِھَا کُرْبَتَھَا وَتَکْشِفْ بِھَا غَمَّھَا وَتَیَسَّرْ بِھَا وِلَادَتَھَا وَقَضٰی بَیْنَھُمْ بِالْحَقِّ وَقِیْلَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ (۱)

حضرت امام جعفرؑ صادق سے روایت ہے جس میں آپؑ فرماتے ہیں: اگر کسی حاملہ خاتون کے لئے سورۃ آل عمران لکھا جائے اور وہ اسے تعویز کے طور پر اپنے پاس رکھے تو زچگی کا مرحلہ آسانی سے گذر جائے گا۔ ایک اور روایت میں آپؑ فرماتے ہیں اگر کوئی حاملہ خاتون زچگی کے مرحلہ میں شدید تکلیف سے گذر رہی ہو تو اس کے قریب ہو کر سورہ قدر کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کی جائے۔ اسی طرح مصباح کفعمی میں ملتا ہے کہ سورۃ مبارکہ واقعہ کو لکھ کر زچہ کے سرہانے لٹکانے سے زچگی کا مرحلہ آسان ہو جاتا ہے۔ اسی میں مزید ایک اور روایت میں ملتا ہے کہ سورۃ انشراح کو کسی تانبہ کی پتری یا تانبہ کے کٹورہ پر لکھ کر عرق گلاب سے دھو کر زچہ کو پلانے سے

۱۔ چشمۂ رستگاری: ص ۱۸۷

زچگی کا مرحلہ آسان ہوجاتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ سورۂ انشقاق کو زچگی کے عمل میں آسانی کے لئے سات مرتبہ پڑھا جائے تو مشکل آسان ہوگی۔ اسی طرح جو کوئی اس سورہ کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کرے وہ شخص فشار قبر سے محفوظ رہے گا اور قبر اس کے لئے کشادہ ہوجائے گی۔

اسی طرح کتاب عدۃ الداعی میں ابن فہد حلّی سے روایت ہے کہ جب بھی زچہ پر زچگی کا عمل دشوار ہوجائے تو ان آیات مبارکہ کو لکھ کر اس کے پیٹ پر لٹکا دیں:

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ؕ﴿۶﴾ (سورۂ انشراح)

سَیَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ یُّسْرًا ﴿۷﴾ (سورۂ طلاق آیت)

كَاَنْ لَّمْ یَلْبَثُوْۤا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ (سورۂ یونس آیت ۴۵)

یَلْبَثُوْۤا اِلَّا عَشِیَّةً اَوْ ضُحٰهَا ﴿۴۶﴾ (سورۂ نازعات)

وَیُهَیِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ﴿۱۶﴾ (سورۂ کھف)

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ﴿۲﴾ (سورۂ طلاق)

اسی طرح کتاب زاد المعاد کے حاشیہ میں ملتا ہے کہ زچگی کے مرحلہ میں آسانی کے لئے اس آیہ مبارکہ

قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ؕ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ (سورۂ یٰسین)

کو لکھ کر عرق گلاب سے دھوئیں پھر اس پانی کو زچہ کو پلائیں۔

امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ سورۂ قدر مشک و زعفران سے لکھ کر

حاملہ عورت کو پلا دیں تو حاملہ اور بچہ دونوں محفوظ رہیں گے۔

چھٹے امام سے منقول ہے کہ سورۃ الحاقہ لکھ کر برائے حفاظتِ حمل اپنے پاس رکھے یا پیے تو حمل ساقط نہ ہوگا۔

- وضع حمل میں آسانی کے لیے سورہ انا انزلناہ پڑھیں۔
- اگر حاملہ عورت سورۃ الواقعہ اپنے ساتھ رکھے تو وضع حمل اس پر آسان ہوگا۔
- سورۃ انشقاق ہر نماز کے بعد پڑھے اور ڈلیوری کے وقت بھی پڑھے، چاہے دل ہی میں دہرائے۔
- سورۃ الحاقۃ حاملہ کے گلے میں لٹکا دے جب وضع حمل ہو جائے تو اس کو دھو کر بچے کو پلا دے۔ بچہ صاحبِ عقل و فہم ہوگا۔

طلب فرزند کے لئے دعائیں

طلب فرزند کے لئے ان آیات الٰہی اور دعاؤں کو لکھ کر تعویز کو عورت کی کمر میں باندھ دیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿١﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ
زَكَرِيَّا ﴿٢﴾ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ﴿٣﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ
وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ﴿٤﴾ وَاِنِّيْ خِفْتُ
الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ﴿٥﴾
يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ﴿٦﴾ (سورۂ مریم

آیات ۱ تا ۶)

هُوَ الَّذِیۡ یُصَوِّرُکُمۡ فِی الۡاَرۡحَامِ کَیۡفَ یَشَآءُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ۝۶ (سورۂ آلِ عمران آیت ۶)

اِنَّمَاۤ اَمۡرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَیۡـًٔا اَنۡ یَّقُوۡلَ لَهٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ ۝۸۲ (سورۂ یٰسین آیت ۸۲)

بِرَحۡمَتِكَ یَاۤ اَرۡحَمَ الرَّاحِمِیۡنَ اَللّٰهُمَّ یَا ذَالۡعَرۡشِ الۡکَرِیۡمِ وَالۡمَلِكِ الۡقَدِیۡمِ یَا اللهُ یَا رَحۡمٰنُ یَا رَحِیۡمُ یَا سَتَّارُ یَا غَفَّارُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖۤ اَجۡمَعِیۡنَ۔

رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرۡنِیۡ فَرۡدًا وَّ اَنۡتَ خَیۡرُ الۡوٰرِثِیۡنَ ۝۸۹ (سورۂ انبیاء)(۱)

کتاب حِلیۃ المتقین میں علی بن محمد حمیری سے منقول ہے وہ کہتے ہیں: میں نے جعفر بن محمود کی لڑکی سے شادی کرلی کیونکہ میں اسے بہت پسند کرتا تھا لیکن اس کے بطن سے کوئی فرزند نہیں ہوتا تھا چنانچہ میں حضرت امام علیؑ النقی کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے اپنا مدّعا بیان کیا۔ آپ مسکرائے اور فرمایا کہ ایسا کرو کہ فیروزہ کی ایک انگوٹھی لو اور اس پر اس آیہ مبارکہ

رَبِّ لَا تَذَرۡنِیۡ فَرۡدًا وَّ اَنۡتَ خَیۡرُ الۡوٰرِثِیۡنَ ۝۸۹ (سورۂ انبیاء آیت ۸۹)

کو نقش کروالو سو میں آپ کا حکم بجالایا۔ ایک سال کے بعد ہی میں اس عورت سے صاحب فرزند ہوگیا۔

مزید روایت میں ملتا ہے کہ طلب فرزند کے لئے ان دو آیتوں کو سجدہ میں

۱۔ گنج ہائے معنوی: ص ۲۰۲

پڑھا کرو۔

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾ (سورۂ آل عمران)

رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۸۹﴾ (سورۂ انبیاء آیت ۸۹)

حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: اگر کسی کے ہاں اولاد نہ ہو رہی ہو تو وہ ہر روز صبح اور رات ۷۰ مرتبہ سبحان اللہ کہے اس کے بعد ۱۰ مرتبہ کہے استغفر اللہ ربی واتوب الیہ اس کے بعد ۹ مرتبہ کہے سبحان اللہ اس کے بعد ایک مرتبہ کہے استغفر اللہ ربی واتوب الیہ۔ راوی کہتا ہے کہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے اس پر عمل کیا اور وہ صاحب اولاد ہو گئے۔

طب الائمہ میں حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت ہے جس میں آپ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت امام سجادؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؑ سے بے اولادی کی شکایت کی اور کہا کہ متعدد عورتوں سے شادی کرنے کے باوجود ابھی تک بے اولاد ہوں جبکہ اس وقت میری عمر ۶۰ برس ہے۔ اس کے جواب میں آپؑ نے فرمایا تین دن تک روزانہ صبح کی نماز کے بعد اور عشاء کی نماز کے بعد ۷۰ مرتبہ سبحان اللہ ۷۰ مرتبہ استغفر اللہ پڑھو اس کے بعد کہو

اَسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ﴿۱۰﴾ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ﴿۱۱﴾ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ﴿۱۲﴾ (سورۂ نوح)

اس کے بعد تیسری شب اپنی زوجہ سے ہمبستری کرو کہ خداوند کریم تمہیں ایک صحیح وسالم

لڑکا عطا فرمائے گا۔ اس شخص نے کہا کہ میں نے ویسا ہی کیا جیسا کہ امام نے فرمایا تھا اور میں بامراد ہوا۔

علامہ سمنانی روایت کرتے ہیں کہ طلب فرزند کے لئے ہر روز یا ہر رات کو ۱۰۰ مرتبہ استغفر اللہ کہا کرو۔

اسی طرح روایت میں ملتا ہے کہ "جو شخص اپنے گھر میں بلند آواز سے اذان کہے اللہ تعالیٰ اسے فرزند کثیر عطا فرمائے گا اور اسے ہر قسم کی بیماری سے شفا بخشے گا۔

اسی طرح روایت میں ملتا ہے کہ جو شخص اس دعا کو {بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اَللّٰهُمَّ یَاذَالۡعَرۡشِ الۡکَرِیۡمِ وَالۡمَلِكِ الۡقَدِیۡمِ یَا اَللّٰهُ یَارَحۡمٰنُ یَارَحِیۡمُ یَاسَتَّارُ یَاغَفَّارُ وَیَا اَحَدُ یَا صَمَدُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَارۡزُقۡنِیۡ وَلَدًا صَالِحًا}۔ کسی برتن پر لکھے اور اسے عرق گلاب سے دھو کر اس پانی کو اپنی زوجہ کو پلائے اور پھر اس کے ساتھ ہمبستری کرے۔ اس عورت کا حمل ٹھہر جائے گا چاہے وہ بانجھ ہی کیوں نہ ہو۔

اسی طرح جو شخص اسماء الٰہی میں سے "یامُبۡدِئُ" کا کثرت سے ورد کرے تو اللہ تعالیٰ اسے فرزند سے نوازے گا۔ ان شاء اللہ۔ (۱)

کتاب تسہیل الدواء میں ملتا ہے کہ جس عورت کے ہاں بچہ نہ ہو رہا ہو اگر وہ اس آیہ مبارکہ {بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ یٰیَحۡیٰی خُذِ الۡکِتٰبَ بِقُوَّةٍؕ وَاٰتَیۡنٰهُ الۡحُکۡمَ صَبِیًّا ۝۱۲ (سورۃ آیت ۱۴)

کو کاغذ کے دو ٹکڑوں پر لکھ کر ایک ٹکڑا تعویز کی طرح اپنے بازو پر باندھ لے اور دوسرے

۱۔ حلیۃ المتقین: ص ۱۲۴

ٹکڑے کو عرق گلاب سے دھو کر میاں بیوی دونوں اس پانی کو پی لیں پھر اس کے بعد ہمبستری کریں، صاحب اولاد ہو جائیں گے اگرچہ بیوی بانجھ ہی کیوں نہ ہو۔

اسی طرح روایت میں ملتا ہے کہ اولاد کی خواہش مند عورت ۷ روز تک روزے رکھے اور ۲۱ مرتبہ اسم الٰہی "المصوّر" کو کسی پانی بھرے پیالے پر پڑھ کر دم کرے اور اس پانی کو افطار کے وقت نوش فرمائے اللہ تعالیٰ اسے فرزند سے نوازے گا۔ (یہ عمل ۷ روز تک جاری رکھے)۔

امام سجادؑ نے اپنے ایک صحابی سے جو طلب فرزند کے لئے بے چین تھا فرمایا:

۷۰ مرتبہ اس دعا کو پڑھو۔

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ﴿۸۹﴾ * {وَاجْعَلْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا یَرِثُنِیْ فِیْ حَیٰوتِیْ وَیَسْتَغْفِرُلِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ وَاجْعَلْهُ خَلْقًا سَوِیًّا وَلَا تَجْعَلْ لِلشَّیْطَانِ فِیْهِ نَصِیْبًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ}۔

کتاب المنہاج میں ملتا ہے کہ جب بھی کسی کو طلب فرزند کی خواہش ہو تو اسے چاہیے کہ یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ وَلَدًا وَّاجْعَلْهُ تَقِیًّا زَكِیًّا لَیْسَ فِیْ خَلْقِهٖ زِیَادَةٌ وَّلَا نُقْصَانٌ وَّاجْعَلْ عَاقِبَتَهٗ اِلٰی خَیْرٍ۔

ترجمہ: خداوندا مجھے ایک فرزند عطا فرما جو کہ پرہیزگار ہو اور اس کی خلقت میں نہ کوئی

کمی ہو اور نہ کوئی زیادتی اور اس کی عاقبت خیر پر منتھی ہو۔(۱)

اسی طرح کتاب الخواص اصفہانی میں ملتا ہے کہ ''سورۃ نساء کی پہلی آیت کی تلاوت فائدہ مند ہے۔ جو افراد صاحب اولاد ہونے سے محروم ہیں اس آیت کو شب جمعہ کی آدھی رات کے وقت کسی مٹھائی کے ٹکڑے پر زعفران سے لکھیں وہ بھی اس طرح کہ کوئی دیکھ نہ رہا ہو پھر وہ اس مٹھائی کے ٹکڑے کھالے اور اپنی زوجہ کے ساتھ ہمبستری کرے۔ اسی طرح تین شب جمعہ اس عمل کو دھرائے تو ان شاء اللہ تعالیٰ صاحب فرزند ہو جائے گا۔

ایک شخص نے امام جعفرؑ صادق کی خدمت حاضر ہو کر عرض کیا کہ مولا میں ابھی تک صاحب فرزند نہیں ہو سکا۔ آپؑ نے جواب میں فرمایا: جب تمہارا ارادہ ہو اپنی زوجہ کے ساتھ ہمبستری کا ہو تو ان آیات مبارکہ کو پڑھو:

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۭ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾ وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۸۹﴾ (سورۂ انبیاء آیات ۸۷ تا ۸۹)

ان شاء اللہ تعالیٰ خدا تمہیں فرزند عطا فرمائے گا۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں ملتا ہے کہ جو شخص صاحب اولاد نہ ہو وہ یہ نیت کرے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے فرزند عطا کیا تو میں اس کا نام علی رکھوں گا۔ ایک

۱۔ مفاتیح الحاجات: ص ۱۸۴

اور روایت میں ملتا ہے کہ جب تم اپنی زوجہ کے ساتھ جماع کا ارادہ کرو تو نیت کر کے یہ کہو:

اَللّٰھُمَّ اِنْ رَّزَقْتَنِیْ ذَکَرًا سَمَّیْتُہٗ مُحَمَّدًا

(ترجمہ: یا اللہ اگر تو نے مجھے فرزند نرینہ دیا تو میں اُس کا نام محمد رکھوں گا)۔

جب تم یہ کام انجام دو گے تو صاحب فرزند ہوجاؤ گے ان شاء اللہ۔(۱)

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ طلبِ اولاد کے لیے سجدہ میں یہ دعا پڑھے:

"رَبِّ ھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَآ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ۔

سورۂ آلِ عمران زعفران وگلاب سے لکھ کر عورت کے باندھے تو حمل قرار پائے گا۔

سورۂ فجر گیارہ مرتبہ تلاوت کر کے حقِ زوجیت ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اولاد سے نوازے گا۔

لڑکے کی خواہش کے لئے دعا

حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے جس میں آپؑ فرماتے ہیں:

جب زوجہ پر سے حمل کے چار ماہ گزر جائیں تو اسے قبلہ رخ کر کے پہلے آیۃ الکرسی پڑھو پھر اس کے بعد پھر اپنا ہاتھ اس کے پیٹ پر رکھ کر کہو:

۱۔ تہذیب الاسلام ص ۱۴۸

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ قَدْ سَمَّیْتُہٗ مُحَمَّدًا۔ ترجمہ: خدایا میں نے اس مولود کا نام محمد رکھ دیا ہے۔

جب تم ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو فرزند سے نوازے گا۔ اگر تمہارے ہاں فرزند کی ولادت ہو تو اس کا نام محمد رکھا کرو کہ یہ نام بہت مبارک ہے۔ اپنے ساتھ خوش بختیاں لاتا ہے۔ اگر تم نے اس کا نام محمد نہ رکھا تو اب اللہ کی مرضی وہ چاہے تو اس فرزند کو تمہیں بخش دے۔

ایک اور حدیث میں ملتا ہے کہ جس وقت عورت حاملہ ہو اور وہ یہ نیت کرے کہ میں اپنے بچہ کا نام محمدؐ یا علیؑ رکھوں گی تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ اپنے فرزند کا نام علیؑ رکھو کہ وہ لمبی عمر پائے گا۔

کتاب حلیۃ المتقین میں کتاب نوادر الحکمہ سے منقول ہے کہ ایک شخص حضرت امام جعفرؑ صادق کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مولا میری آٹھ لڑکیاں ہیں اور میں لڑکے سے محروم ہوں۔ جواب میں آپؑ نے فرمایا کہ جب تم اپنی زوجہ کے پائینتی کی جانب بیٹھو تو اپنا دایاں ہاتھ زوجہ کی ناف کے دائیں جانب رکھ کر ۷ مرتبہ سورہ قدر پڑھو۔ پھر اس کے ساتھ ہمبستری کرو جب حمل کے آثار ظاہر ہونے لگیں تو رات کے وقت اس کی ناف کے دائیں جانب ہاتھ رکھ کر ۷ مرتبہ سورۃ قدر کی تلاوت کرو۔

اس شخص نے کہا کہ میں نے ایسا ہی کیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ۷ لڑکے عطا کیے۔ کہتے ہیں کہ حاملہ عورت کے چار ماہ مکمل ہونے سے پہلے ایک میٹھے انار پر آیۃ

الکرسی اور سورۃ بقرہ کی ۲۵۵، ۲۵۷ آیات کو پڑھ کر انار پر دم کردیں اور وہ انار اس
حاملہ عورت کو کھلائیں تو لڑکا پیدا ہوگا۔(۱)

شیخ اصفہانی نے نقل کیا ہے کہ مجرب ہے کہ حاملہ ہونے کے پہلے مہینہ
میں عورت کے دائیں پہلو پر سورۃ اعلیٰ کو لکھا جائے تو لڑکا پیدا ہوگا ان شاء اللہ بقدرتہ
جلت عظمت (البتہ طہارت اور قران کا تقدس شرط ہے)۔

اگر سورۃ الحمد، الناس، الفلق ان تینوں سوروں کو تربت مقدس کربلاء سے لکھ
کر اس کا پانی عورت اور مرد دونوں پییں تو خداوند کریم کی جانب سے انہیں لڑکا عطا
ہوگا۔(۲)

حضرت امام علی نقیؑ سے منقول ہے کہ فیروزہ کی انگوٹھی پر یہ دعا کندہ
کرکے پہنے۔ان شاء اللہ اسی سال لڑکا پیدا ہوگا۔

دُعا: "رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ"

نیک وصالح فرزند کے لئے دعا

جو شخص ہمبستری کی غرض سے بستر میں جانے سے پہلے ۱۰ مرتبہ اسم الٰہی
"اَلْمُتَکَبِّر" پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے فرزند نیک وصالح عطا کرے گا۔(۳)

۱۔ تہذیب الاسلام ص ۱۲۵

۲۔ مفاتیح الحاجات: ص ۱۸۴

۳۔ چشمہ رستگاری: ص ۳۹۳

بچوں کے نام رکھنے کے آداب

کتاب فقہ الرضاؑ میں ملتا ہے کہ ولادت کے ساتویں روز بچے کا نام رکھ لینا چاہیے۔ بچے کی ولادت کے موقع پر مستحب مؤکدہ ہے کہ نیت کر کے بچے کو غسل دیا جائے۔ بعض نے اسے واجب قرار دیا ہے۔(۱)

حضرت امام محمدؑ باقر فرماتے ہیں: رکھنے والے بہترین نام وہ ہیں جن سے اللہ کی بندگی جھلکے جیسے عبداللہ، عبدالحمید، عبدالحی، عبدالقیوم وغیرہ یا پھر اسمائے پیغمبران پر نام رکھیں جیسے ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ، ادریس وغیرہ

مولائے متقیان حضرت علیؑ فرماتے ہیں: جب بچہ ماں کے پیٹ میں ہو تب سے اس کا نام رکھ لینا چاہیے۔ اگر نام نہ رکھا گیا اور مر گیا تو قیامت کے روز بچہ والدین سے سوال کرے گا کہ میرا نام کیوں نہیں رکھا۔

پیغمبر اکرمؐ نے حضرت فاطمہؑ کے فرزند جو کہ ابھی پیٹ میں تھے ان کا نام محسنؑ رکھا۔ جب ملاعین امیر المومنین حضرت علیؑ بن ابی طالب سے بیعت طلب کرنے کے لئے آپ کے گھر پر حملہ آور ہوئے اور گھر کے در کو آگ لگا دی تو یہ جلتا ہوا دروازہ پیچھے کھڑی جناب فاطمہؑ پر گرا جس کے سبب جناب محسن پیٹ ہی میں شہید ہو گئے۔

حضرت امام موسیٰ کاظمؑ فرماتے ہیں: اپنے فرزند کے حق میں والدین کی پہلی نیکی یہ ہے کہ وہ اس کا ایک خوبصورت سا نام رکھیں۔

۱۔ حلیۃ المتقین: ص ۱۲۹

پیغمبر اکرمؐ کا ارشاد گرامی ہے: جس شخص کے چار بیٹے ہوں اگر اس نے ان چاروں میں سے کسی ایک کا نام میرے نام پر نہ رکھا تو گویا اس نے میرے ساتھ جفا کی۔

حضرت امام موسیٰؑ کاظم سے روایت ہے: جس گھر میں بچوں کے نام محمد، احمد، علی، حسن، حسین، جعفر، طالب، عبداللہ اور فاطمہ پر ہوں اس گھر میں فقر و فاقہ کا داخل ہونا محال ہے۔

ایک شخص پیغمبرؐ اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ نے مجھے بیٹا عطا کیا ہے اس کا کیا نام رکھوں؟ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: میرے نزدیک بہترین نام حمزہ ہے یہی رکھو۔(۱)

حضرت جابر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں امام محمد باقرؑ کے ہمراہ کسی شخص کے گھر پر گیا، ایک بچے نے دروازہ کھولا، حضرت نے اس سے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: محمد، آپؑ نے دوبارہ پوچھا اچھا تمہاری کنیت کیا ہے؟ اس نے جواب دیا 'ابوعلی' اس پر آپؑ نے اس سے کہا تم نے اپنے آپ کو شیطان کے شر سے محفوظ کیا۔ اب وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

صحیح ہے کہ جب کسی کو محمد یا علی کہہ کر آواز دیتے ہیں تو شیطان جب یہ سنتا ہے تو پانی پانی ہو جاتا ہے اور جب دشمنانِ اہل بیتؑ کے ناموں کو سنتا ہے تو دلشاد ہو کر خوشی کا اظہار کرتا ہے۔

کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے عرض کی کہ مولا میرے ہاں

۱۔ حلیۃ المتقین: ص ۱۲۸

لڑکے کی ولادت ہوئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: مبارک ہو تم نے اسکا کیا نام رکھا۔ جواب ملا محمد۔ آپؐ نے اپنے سر کو احتراماً زمین کی جانب جنبش دی اور نام محمد کی اپنی زبان سے کئی بار تکرار کی اور اس کے بعد آپ نے فرمایا: میں اور میرے ماں باپ، میری اولاد اور تمام اہل زمین قربان ہوں اس مبارک ہستی پر جس کا نامِ گرامی محمد ہے۔ پھر آپؐ نے اس سے مخاطب ہو کر فرمایا: جب تم نے اس کا نام محمد رکھ ہی دیا ہے تو خبردار اس کا نام لے کر اسے برا بھلا نہ کہنا اور نہ ہی اس کی سرزنش کرنا اور نہ ہی اسے مارنا۔ جان لو کہ جس گھر میں یہ مقدس نام ہوتا ہے اس گھر کی ہر روز تقدیس و تطہیر ہوتی ہے۔

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ پیغمبرِ اکرمؐ نے حکم، حکیم، خالد، مالک جیسے نام رکھنے کو منع فرمایا ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک دشمن ترین نام حارث، حاکم، خالد ہیں۔ اسی طرح ان چار کنیت ابوعیسیٰ، ابوالحکم، ابو مالک، ابوالقاسم کو بھی رکھنے سے منع فرمایا ہے وہ اس صورت میں کہ اس شخص کا نام محمد پر ہو اس طرح حدیث میں آیا ہے کہ اپنے بچہ کا نام یٰسین نہ رکھو کہ یہ نام مخصوص ہے پیغمبر اکرم سے۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے روایت ہے جس میں آپؐ فرماتے ہیں: جب لوگوں کا ایک گروہ کسی خاص کام یا اہم مشورے کے لئے جمع ہو اور ان میں محمد، حامد، محمود یا احمد نام کے اشخاص پائے جاتے ہوں تو ان کی رائے اور مشورہ نیک ہو گا جیسا کہ ان کے نام بھی تو خیر ہیں۔

اسی طرح پیغمبر اکرمؐ فرماتے ہیں: جب تم نے اپنے فرزند کا نام محمد رکھ لیا تو اس نام کی پاسداری کرو، اس کے ساتھ عزت سے پیش آؤ، اس کے ساتھ بد خلقی سے پیش نہ آؤ۔ نیز ایک اور حدیث میں آپؐ فرماتے ہیں جس گھر میں نامِ پیغمبران پر کسی

بچہ کا نام ہو گا اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو مأمور کر دیتا ہے کہ وہ صبح شام اس گھر کے مکینوں کے لئے دعائے خیر کرتا رہے۔(۱)

بچہ کی تربیت اور دودھ پلانے کے آداب

بچہ کو دودھ پلانے کی مدت زیادہ سے زیادہ دو سال ہے۔ اس مدت سے زیادہ جائز نہیں ماسوائے اس کے کہ بچہ بہت ہی لاغر و کمزور ہو یا کسی قسم کی مجبوری ہو اور کم ترین مدت دودھ پلانے کی ۲۱ ماہ ہے۔ ماں کو چاہیے جیسے ہی سینہ میں دودھ اترے اپنے بچے کو دودھ پلانا شروع کر دے۔ اگر اس نے وہ دودھ نہیں پلایا تو دودھ کے معیار میں گراوٹ (کمی) آجائے گی۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: بچے کے لئے بہترین اور فائدے مند ترین دودھ ماں کے دودھ سے بڑھ کر کوئی نہیں۔

حضرت امام جعفر صادق فرماتے ہیں: جب دیکھا گیا کہ جناب اسحقؑ کی ماں اپنے فرزند کو دودھ پلا رہی ہیں تو ان سے کہا گیا کہ اے مادر اسحق اپنے بچہ کو ایک تھن سے دودھ نہ پلاؤ بلکہ دونوں تھنوں سے پلاؤ کہ ایک تھن پانی کی کمی پورا کرتا ہے تو دوسرا تھن غذا فراہم کرتا ہے۔ جو کوئی اپنے فرزند کو ۲۱ ماہ سے کم دودھ پلائے گویا اس نے اپنے بچہ پر ظلم کیا۔

حدیث میں آیا ہے کہ بچے کو دودھ پلوانے کے لئے کسی (کافرہ) دائی کے حوالے نہ کرے اور اگر دایہ یہودن یا عیسائی ہو تو اس بات کی اجازت ہرگز نہ دی

۱۔ حلیۃ المتقین: ص ۱۲۹

جائے کہ وہ بچے کو اپنے گھر لے جائے۔ بلکہ اپنے سامنے دودھ پلوائے۔ ساتھ ساتھ دایہ کو منع کردے کہ دین اسلام میں حرام قرار دی گئی اشیاء کے استعمال سے پرہیز کرے جیسے شراب نوشی اور سور کا گوشت کھانا وغیرہ۔ کیونکہ وہ لوگ یہ چیزیں اپنے دین میں حلال مانتے ہیں۔

پیغمبر اکرمؐ کا ارشاد گرامی ہے اپنے بچہ کو ایسی عورت سے دودھ پلوانے سے اجتناب برتنا چاہیے جو احمق ہو یا اس کی آنکھوں میں کوئی تکلیف ہو۔ کیونکہ بچہ پر دودھ کا اثر ضرور پڑتا ہے۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں جب بھی بچے کو دودھ پلوانے کے لئے کسی دائی کا انتخاب کرنا ہو تو اس کی صورت اور سیرت ضرور دیکھنا چاہیے کیونکہ ان دونوں کے اثرات بچہ پر ضرور پڑتے ہیں۔ (۱)

حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں بچہ کو سات سال تک بالکل آزاد چھوڑ دیا جائے تاکہ کھیلے کودے پھر سات سال بعد اس کی تربیت پر سخت محنت کی جائے اگر اس کے بعد بھی وہ ٹھیک نہ رہے تو اس سے کوئی خیر کی امید نہیں کی جاسکتی۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ بچے کو سات سال تک کھیل کود میں مصروف رہنے دیا جائے پھر سات سال کے بعد اس کی تربیت پر توجہ دینی چاہیے اسے لکھنا پڑھنا سکھایا جائے پھر چودہ سال بعد اسے حلال و حرام اور شرعی احکام سکھائے جائیں۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ بچے کی سات سال تک دیکھ بھال اور تربیت میں

۱۔ حلیۃ المتقین، ص ۱۳۶

صرف کرے پھر سات سال کے بعد اسے آداب زندگی سکھائے جائیں اور پھر مزید سات سال اس کی خدمت پر صرف کرے یہاں تک کہ ۲۳ سال کی عمر تک جسمانی صحت کے کمال تک پہنچ جائے۔ ۲۳ سے ۳۵ سال تک وہ عقلی بالیدگی کو چھونے لگے اب وہ تجربات زندگی سے آشنا ہو جائے گا اور اس میں مزید اضافہ ہوتا رہے گا۔

روایت میں ملتا ہے کہ جب بچے چھ سال کی عمر کو پہنچ جائیں انہیں لحاف میں ایک ساتھ نہیں سلایا جائے۔

اسی طرح روایتوں میں ملتا ہے کہ اپنے لڑکوں کو محبت وولایتِ علیؑ کی روش پر تربیت دی جائے۔ اگر وہ اس روش کو قبول کرنے سے کترائیں تو یہ انکے نطفہ میں ناپاکی کی علامت ہے۔

حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ جہاں تک ہو سکے جلد از جلد اپنے بچوں کو ہماری احادیث واقوال سے روشناس کرایا جائے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارے مخالفین انہیں گمراہ کر دیں۔ جس کسی کے دل میں ہم اہل بیتؑ کی محبت ہو اسے چاہیے کہ وہ اپنی ماں کو دعائیں دے کہ اس نے اپنے شوہر کے ساتھ بے وفائی نہیں کی ہے۔

ایک شخص حضرت امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی میں بہت غمگین اور پریشان ہوں امام نے پریشانی کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ خدا نے مجھے ایک بیٹی دی ہے۔ اس پر آپؑ نے فرمایا کہ اس کا بوجھ زمین اٹھا رہی ہے، اس کا رزق اللہ کی جانب سے آتا ہے، اس کی وجہ سے تمہاری زندگی میں کمی نہ آئے گی اور نہ ہی اس سے تمہاری روزی کم ہوگی۔ پھر آپ نے پوچھا کہ اس کا کیا نام رکھا ہے؟ اس نے کہا: فاطمہ۔ آپؑ نے فرمایا: آہ! آہ! پھر اپنا ہاتھ پیشانی پر رکھا اور کہا: رسول خداؐ

فرماتے ہیں پیدا ہونے والے ایک بیٹے کا باپ پر یہ حق ہے کہ وہ اس کے لئے نیک سیرت ماں کا انتخاب کرے، اس کا ایک اچھا سا نام رکھے، اسے قران پاک کی تعلیم دلوائے، اس کا ختنہ کروائے اور اسے پیراکی سکھائے۔ اگر پیدا ہونے والی لڑکی ہے تو اس کا حق یہ ہے کہ اسی طرح اس کے لئے ایک نیک سیرت ماں کا انتخاب کرے، ایک اچھا سا نام رکھے، قران کی تعلیم کے ساتھ ساتھ اسے سورۂ نور حفظ کرائے، اسے گھر کی چھت اور گیلری وغیرہ میں جانے سے روکے، تاکہ نامحرموں کی نظروں سے بچی رہے اور اسے جلد از جلد گھر سے رخصت کرے یعنی شادی میں جلدی کرے۔ اس کے بعد آپؐ نے اس سے مخاطب ہوکر کہا کہ کیونکہ تم نے اس کا نام فاطمہ رکھا ہے لہٰذا اسے کبھی نہ جھڑکنا اور نہ ہی کوسنا اور برا بھلا کہنا۔

حضرت امام علیؑ رضا فرماتے ہیں کہ بچے کی شوخیاں اور نخرے اس بات کی علامت ہیں کہ وہ بڑا ہوکر عقلمند و بردبار ہوگا۔ حضور اکرمؐ فرماتے ہیں: جو کوئی اپنے بچے کو پیار کرے گا اس کے نامہ اعمال میں نیکی لکھی جائے گی، جو کوئی اپنے بچے کو خوشیاں دے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کو بھی خوشیاں دے گا۔ جو کوئی اپنے بچے کو قران کی تعلیم دے گا، قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے ماں باپ کو بہشتی لباس سے نوازا جائے گا کہ جس کے نور سے اہل بہشت کے چہرے دمک اٹھیں گے۔

ایک شخص پیغمبر اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہؐ میں نے تو کبھی بھی اپنے فرزند کو پیار نہیں کیا۔ جب وہ شخص چلا گیا تو حضور نے فرمایا: میرے نزدیک یہ شخص اہل جہنم میں سے ہے۔ ایک اور روایت میں ملتا ہے کہ پیغمبر اکرمؐ نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جس کے دو لڑکے تھے وہ ان میں سے صرف ایک ہی

کے ساتھ پیار و محبت سے پیش آتا تھا۔ حضورؐ نے اس سے فرمایا کہ تم ان دونوں سے یکساں طور پر پیار و محبت کیوں نہیں کرتے؟ پھر آپؐ نے فرمایا: بہتر یہ ہے کہ اپنے فرزندوں کے درمیان تفریق نہ برتو مگر یہ کہ ان میں سے جو کوئی صاحب علم اور نیک و صالح ہو۔

حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: جس وقت تمہارا بچہ ۳ سال کا ہو جائے تو اس سے کہو کہ وہ ۷ مرتبہ لا الہ الا اللہ کہے اور جب ۳ سال ۷ ماہ اور ۲۰ دن کا ہو جائے تو اس سے کہلواؤ "مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہ" اور جب ۴ سال کا ہو جائے تو ۷ مرتبہ کہے "صَلَّ اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ" اور جب ۵ سال کا ہو جائے تو اسے اللہ کو سجدہ کرنے کی ترغیب دینا، جب ۶ سال کا ہو جائے تو اسے نماز سکھائی جائے، جب ۷ سال کا ہو جائے تو اسے وضو کرنا سکھایا جائے اور اسے تنبیہ کی جائے کہ ہمیشہ نماز وضو کر کے پڑھنی چاہیے اور جب ۹ سال کا ہو جائے تو نماز وضو کے ساتھ پڑھنے کی سختی کی جائے اور ترک نماز و وضو پر اس کی سرزنش کی جائے۔ جب وہ باوضو نماز پڑھنے کا عادی ہو جائے گا تو خدا اس کے ماں باپ کو بخش دے گا۔

سونے سے پہلے بچے کا ہاتھ منہ دھلوانا چاہیے کیونکہ گندے ہاتھ منہ کو شیطان آکر سونگھتا ہے اور جس کی وجہ سے بچہ سوتے میں ڈر جاتا ہے، اس کے علاوہ ملائکہ اور نامہ اعمال لکھنے والے فرشتے بھی اذیت میں مبتلا رہتے ہیں۔ پیغمبر اکرمؐ فرماتے ہیں جب کوئی شخص بازار جائے تو واپسی پر اپنے اہل خانہ کے لئے تحفہ تحائف ضرور لائے کہ اس سے انہیں خوشی ہوتی ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ جب آپ فقراء و مساکین میں خیرات تقسیم کر رہے ہوتے ہیں تو وہ بہت خوش نظر آتے ہیں۔

تحائف تقسیم کرتے وقت سب سے پہلے لڑکیوں کا خیال رکھا جائے، پھر لڑکوں کا، پھر زوجہ کا۔ جو کوئی اپنی لڑکی کو خوش کرے گویا اس نے فرزندانِ اسماعیلؑ میں سے کسی بندہ کو آزاد کیا ہو اور جو کوئی اپنے لڑکے کو خوش کرے جیسے وہ خوف خدا میں گریہ کر رہا ہو اور خدا ایسے شخص کو داخل بہشت کر دیگا۔

حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں۔

اپنے بچوں کو "قاووت" (یہ ترکی زبان کا لفظ ہے یعنی بیسن، قہوہ اور شکر کا حلوہ) کھلایا کرو کہ اس سے بچوں میں گوشت پروان چڑھتا ہے اور ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں ایک اور حدیث میں ہے کہ اپنے بچوں کو انار کھلایا کرو کیوں کہ اس سے نشو ونما تیز تر ہوتی ہے اور یہ طاقت بخش بھی ہے۔ ایک اور حدیث میں ملتا ہے کہ جب لڑکی ۶ سال کی ہو جائے تو اس کی ماں کو چاہیے کہ وہ اسے برہنہ حالت میں اپنے برابر میں نہ سلائے کہ یہ عمل زنا کے مترادف ہے۔ اسی طرح جب وہ چھ سال کی ہو جائے تو اسے نامحرموں کے بوسے لینے سے بچانا چاہیے اسی طرح سات سالہ لڑکا بھی نامحرم عورتوں کی بوسہ بازی سے بچے۔ (۱)

بچوں کا نیند میں پیشاب یا ڈر جانے کی بیماری دور کرنے کی دعا

کتاب المنہاج کے حاشیہ میں ملتا ہے کہ نیند میں پیشاب کرنے والے بچوں کے لیے اس دعا کو ہرن کی کھال پر لکھ کر اوپری جیب میں یا اوپری حصہ میں باندھ

۱۔ حلیۃ المتقین: ص ۱۳۸

دیں تا کہ بے ادبی نہ ہو۔

نیز اس بچے کے لیے جو نیند میں پیشاب کرتا ہے یا نیند میں ڈر جاتا ہے پانی پر یہ دعا پڑھ کر اس پانی سے بچے کے سر، چہرے اور ہاتھوں پر مسح کرے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْعَرَبِيِّ الْهَاشِمِيِّ الْمَدَنِيِّ الْاَبْطَحِيِّ التَّهَامِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اِلٰى مَنْ حَضَرَ الدَّارَ مِنَ الْعُمَّارِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ لَنَا وَلَكُمْ فِى الْحَقِّ سَعَةً فَاِنْ يَّكُنْ فَاجِرًا مُّقْتَحِمًا اَوْ دَاعِيْ حَقٍّ مُّبْطِلًا اَوْمَنْ يُّوْذِى الْوِلْدَانَ وَيُفْزِعُ الصِّبْيَانَ وَيُبْكِيْهِمْ وَيُبَوِّلُهُمْ فِى الْفِرَاشِ فَلْتَمْضُوْا اِلٰى اَصْحَابِ الْاَصْنَامِ وَاِلٰى عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَلْتَخْلُوْا عَنْ اَصْحَابِ الْقُرْاٰنِ فِىْ جِوَارِ الرَّحْمٰنِ وَمُخَازِى الشَّيْطَانِ وَعَنْ اَيْمَانِهِمُ الْقُرْاٰنُ وَصَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ۔ (۱) (اگر اس دعا کو کاغذ پر بھی لکھ لیا جائے تو اس کا اثر رہے گا ان شاءاللہ۔)

بچوں سے دودھ چھٹائی کی دعا

کتاب تسہیل الدواء میں ہمارے مولا و آقا حضرت امام جعفرؑ صادق سے روایت ہے جو کوئی سورہ بروج کو لکھ کر اس بچے کے گلے میں ڈال دے جس کا دودھ چھڑانا ہو تو وہ آسانی سے دودھ چھوڑ دے گا اور اگر بچہ دودھ چھٹائی کی وجہ سے غمگین یا

۱۔ مفاتیح الحاجات: ص ۱۷۵، بحار الانوار جلد نمبر ۷۳ صفحہ نمبر ۱۹۷۔۱۹۸

بیمار پڑ گیا ہو یا زیادہ رو رہا ہو تو ابلے ہوئے انڈے کو چھیل کر اس پر ان آیات کو لکھ کر بچہ کو کھلائیں اس کے ذہن سے دودھ پینے کا خیال نکل جائے گا اور وہ آسانی سے دودھ چھوڑ دے گا۔ آیات یہ ہیں:

وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا ﴿١٩﴾ وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿٢٠﴾ (سورۂ فجر)

أَمْ أَبْرَمُوٓا أَمْرًا فَإِنَّا مُبْرِمُونَ ﴿٧٩﴾ (سورۂ زخرف)

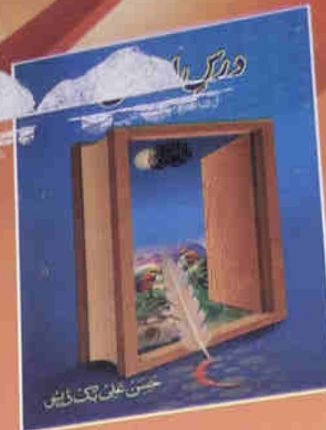
بچے کو ذہین اور ہوشیار بنانے کی دعا

کتاب خواص السور میں روایت ملتی ہے کہ اگر سورہ حاقہ کو لکھ کر اسے دھو کر اس کا پانی شیر خوار بچہ کو پلایا جائے تو وہ انتہائی ذہین و ہوشیار ہو گا۔ اگر اسی سورہ کو لکھ کر حاملہ عورت اپنے پاس رکھے تو اس کا فرزند ہر قسم کی آفات سے محفوظ رہے گا اور اگر اسی سورہ کو لکھ کر بچہ کے گلے میں ڈال دیں تو وہ اجنہ کے شر سے اور ہر قسم کے امراض سے محفوظ رہے گا۔ (۱)

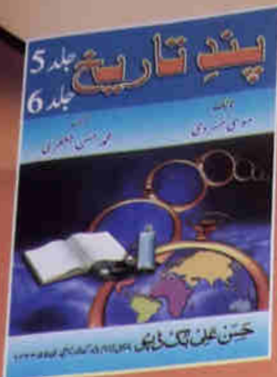
روایت میں ہے کہ اگر اسم مبارک ''المقیت'' کو بارش کے پانی یا آب رواں پر ۷ مرتبہ پڑھ کر بچہ کو پلائیں تو وہ خوش خصال و ذہین ہو گا۔ جو کچھ بھی سنے گا اسے فوراً یاد ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ۔ (۲)

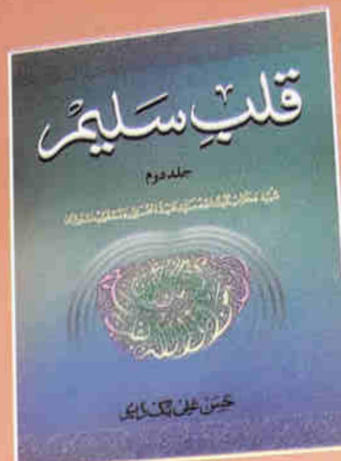
۱۔ مفاتیح الحاجات: ص ۱۷۶

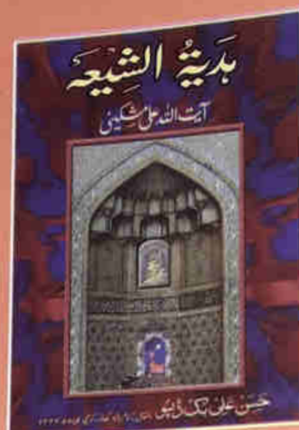
۲۔ مفاتیح الحاجات: ص ۱۷۵

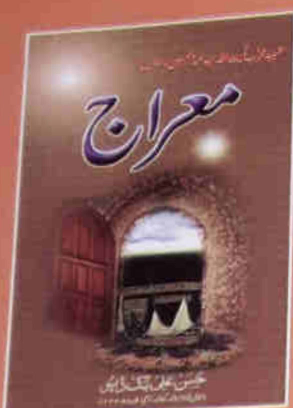


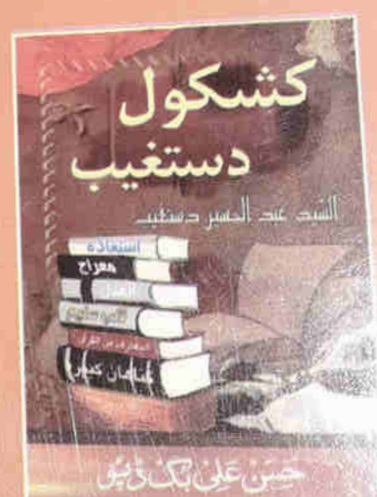


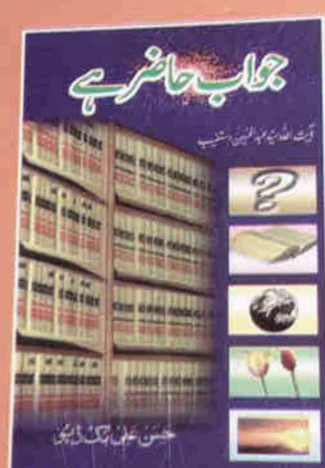


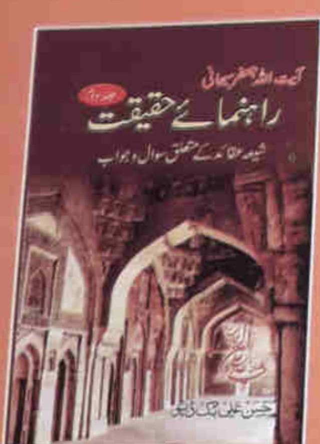












Rs 90.

محمد علی بک ڈپو

زوہرا گارڈن دوکان نمبر۲، نزد محفل شاہ خراسان، بریٹو روڈ، سولجر بازار نمبر۳، کراچی

Ph: 021-32242991, Cell: 0300-2985928